Regd. L. No. 5588

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

ربوہ

اپریل 1951ء

قیمت فی پرچہ

۷ آنے

سالانہ چندہ

۵ روپئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُبارک باد!

مکرم مرزا مجید احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی صاحبزادی قدسیہ بیگم بنت نواب محمد عبداللہ خان صاحب سے یکم اپریل کو ہوئی ہے۔ ادارہ "مصباح" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور جملہ خاندان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین!

اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے امتحان کی تاریخ ۲۹ اپریل کی بجائے ہر مئی مقرر کی گئی ہے۔ لجنات زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں۔ امتحان قرآن مجید کے تیسرے پارہ کا باترجمہ اور تجلیات الٰہیہ کا ہوگا۔ یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے مل سکتی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شرائط ایجنسی مصباح

۱۔ ایجنسی کے لئے کم از کم ۵۰ پرچوں کی خریداری ضروری ہے۔

۲۔ کوئی پرچہ واپس نہیں لیا جائے گا۔

۳۔ کمیشن ۱/۴ دیا جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقدیر و لیڈر صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں!

کچھ مصباح کے متعلق

۱۔ کاغذ کی شدید گرانی کی وجہ سے اس سال سے مصباح کا چندہ سالانہ ۶/- روپیہ اور قیمت فی پرچہ ۸/ ر کر دی گئی ہے۔ البتہ جو خریدار اسی ماہ چندہ ادا کر دیں گے ان سے ۵ روپیہ لیا جائیگا۔

۲۔ خریداران مصباح پر یہ واضح رہے کہ ہم نے رسالہ کا اجراء قرض لیکر کیا تھا اور یہ امید تھی کہ خریداران اپنا فرض پہچانتے ہوئے دوران سال میں اپنا چندہ ادا کر دیں گے جس سے قرض سے سبکدوشی ہو جائیگی اور رسالہ اپنا بوجھ خود برداشت کرنے کے قابل ہو جائیگا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے خریداران مصباح نے ابھی تک اپنے پچھلے بقائے صاف نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے ہمیں مصباح کے اخراجات پورے کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہو رہا ہے۔

لٰہذا

۱۔ تمام وہ خریداران جن کے نام وی۔ پی بھجوایا جا رہا ہے اپنا وی۔ پی وصول کر لیں۔

۲۔ جو اپنا بقایا صاف کر چکے ہیں وہ اس سال کا چندہ پیشگی روانہ کر دیں۔ تاکہ ادارہ بسہولت تمام کام سرانجام دے سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

مصباح ربوہ

مدیرہ امۃ اللہ خورشید

زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جلد ۲۳ | بابت ماہ شہادت ۱۳۳۰ ہش مطابق ماہ اپریل ۱۹۵۱ء | نمبر ۱

فہرست مضامین!

شذرات	مدیرہ	ص ۲
تقریر دلپذیر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		ص ۵
کلام منظوم حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		ص ۱۷
نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضرت مفتی محمد صادق صاحب	ص ۱۸
یاد دہانی	سیّدہ طینت جعفری	ص ۱۹
زندگی میری (نظم)	نصیرہ نزہت صاحبہ	ص ۲۱
پانچ ارکان اسلام	جمیلہ صاحبہ	ص ۲۲
داستان مہجوری (نظم)	شمیم صاحبہ	ص ۲۵
الٰہ العالمین کے حضور	حفیظ الرحمٰن واحد	ص ۲۷
محمد بن قاسم نے جہاں ڈیرے جمائے تھے	انور سلطانہ صاحبہ	ص ۲۹
مشاہیر مذاہب کے اقوال	بیگم سید عبد العزیز صاحب	ص ۳۱
فقیر مرزا دو المیالی	محمد نذیر فاروقی صاحب	ص ۳۲
مسلم سے خطاب (نظم)	کیپٹن ڈاکٹر محمود صاحب لاہور	ص ۳۴
تبلیغی رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ		ص ۳۵
کشیدہ کاری		ص ۳۸
دعایا		ص ۴۱

شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائل پور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مُدیرہ

اِسلام اور آزادیٔ نسواں

مذاہبِ عالم میں سے اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے طبقۂ اناث کے حقوق کی کامل حفاظت کی ہے۔ عورت کی مذہبی و ثقافتی مساوات کا اعلان فرمایا ہے۔ اسے تمدنی حقوق سے بہرہ ور کیا ہے۔ اس کی ملکیت کو تسلیم کرتے ہوئے قانونِ وراثت میں بیٹی، بیوی، بہن اور ماں کے لیے باقاعدہ حصے مقرر فرمائے ہیں۔ تعلیم و تربیت وغیرہ کے دائرہ میں اس کی پوری حیثیت کو تسلیم کیا ہے۔ غرض اسلام نے ہر پہلو سے عورت کی آزادی اور اس کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ اور ان حقوق کو شریعتِ اسلامیہ کا ایک مستقل اور ناقابلِ تنسیخ حصہ قرار دیا ہے۔

اسلام دینِ فطرت ہے، اس لئے اسلام کا آزادیٔ نسواں کا پیغام فطرت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اسلام نے یہ اعلان چودہ سو برس قبل فرمایا تھا جبکہ عورت کے حقوق اور ان کی نگہداشت کا وہم و گمان بھی مغرب کے دماغ میں نہ تھا۔ مگر اسلام کا ضابطۂ زندگی آج بھی ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ضابطہ ہے۔ انسانی فطرت کو نظر انداز کرتے ہوئے اسلام کے مقرر کردہ حقوقِ نسواں سے تجاوز فطرت سے بغاوت ہے۔ یہ بغاوت درحقیقت یورپ کی ایک متعدی مرض ہے جو یورپ کو مسموم کر رہی ہے۔ اس مرض کے پھیلنے میں مسلم خواتین کی اسلام سے ناواقفیت اور مسلمان مردوں کا اسلامی تعلیمات سے انحراف بہت ممد ثابت ہو رہے ہیں۔

مصر میں ایک تحریک "بنت النیل" کے نام سے قائم ہے۔ یہ تحریک عورتوں کی عریانی اور بعض دوسرے نامناسب پہلوؤں کی بھی داعی ہے اور بظاہر اس تحریک کا مقصد عورتوں کی آزادی قرار دیا گیا ہے۔ مصر مغرب زدہ ہونے میں سب عربی ممالک پر سبقت لے جا چکا ہے تاہم مذہب اسلام کے علمبرداروں اور انسانی سوسائٹی کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کے خواہشمندوں کے لیے "بنت النیل" کی بے انتہا بے راہ روی ناقابلِ برداشت ہو رہی ہے۔ گزشتہ دنوں یونیورسٹی کے ایک تعلیم یافتہ طبقہ نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس تحریک کا جائزہ لیا تھا۔ اس سے ناراض ہو کر "بنت النیل" کی صدر صاحبہ محترمہ مادام شفیق نے قاہرہ میں اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ:-

"اسلام کی اس سے زیادہ تذلیل نہیں ہو سکتی کہ اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کو اُن کے حقوق ہی سے محروم کرتا ہے۔ اس قسم کی نارواہم سے مصر کی عورتیں اپنے مطالبہ سے دستبردار نہیں ہوں گی۔ اسلئے کہ پاکستان اور شام میں مسلم خواتین بہت پہلے یہ حقوق حاصل کر چکی ہیں"

(نوائے وقت ۱۶؍اپریل ۱۹۶۱ء)

یقیناً یہ درست ہے کہ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ اور علمبردار ہے۔ اور اگر کوئی شخص اسلام کا نام لیکر عورتوں کو اُن کے اسلامی حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے تو وہ اسلام کی تذلیل اور توہین کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس پہلو سے محترمہ مادام شفیق کا قول تمام اسلامی حلقوں سے تائید حاصل کرے گا لیکن قابلِ غور سوال صرف یہ ہے کہ آیا اسلام نے عورت اور مرد کے حقوق پر کچھ فطری پابندیاں بھی عائد کی ہیں یا نہیں؟ اگر یہ درست ہے اور قطعی طور پر درست ہے کہ اسلام نے دینِ فطرت ہونیکی وجہ سے جہاں مرد کی آزادی پر کچھ قیود عائد کی ہیں وہاں اُس نے عورت کی آزادی پر بھی بعض قیود لگائی ہیں اور یہ قیود انسانیت، اخلاق اور تمدّن کے مہکتے ہوئے پھولوں کی حفاظت کیلئے ضروری دیواریں ہیں۔ ان دیواروں کو پھاند کر مرد ہوں یا عورتیں انسانیت، اخلاق اور تمدّن کی کوئی خدمت نہیں کر رہے اس بارے میں کسی مُلک کے مردوں یا عورتوں کا عمل اسلام پر حجت نہیں بلکہ اسلام تمام مسلمانوں پر قیامت تک حُجت ہے۔ قرآن مجید ایک زندہ اور ناطق شریعت ہے سُنت نبوی علی صاحبہا التحیۃ والسلام اور صحابہؓ و صحابیاتؓ کا عمل مسلمانوں کیلئے مشعلِ راہ ہے۔ اسلام کے دیئے ہوئے حقوقِ نسواں سے رُوگردانی مردوں اور عورتوں سب کیلئے خطرناک ہے اور سب سے بڑھ کر یہ اسلام کی بدنامی کا موجب ہے۔ اسلام کے سچے فرزندوں کا فرض ہے کہ اس معرکہ حقوق میں عورتوں کے اسلامی حقوق کے اعتراف میں بخل سے کام نہ لیں اور دوسری طرف اسلام کی مخلص بیٹیوں کا بھی فرض ہے کہ یورپ کی گمراہ عورت کی دیکھا دیکھی فطرت کے اصولوں سے بغاوت نہ کریں اور اسلامی حقوق سے تجاوز نہ کریں۔ یہی صحیح طریق ہے جو اس وقت اختیار کرنا چاہیئے۔

علم حاصل کرنیکا قابلِ رشک شوق

اسلام سب سے بڑا علمی مذہب ہے اس نے علم سیکھنے پر بڑا زور دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ کہ زندگی کے آغاز سے لیکر قبر میں داخل ہونے تک علم سیکھتے رہو۔ مسلمان اپنے شوقِ علم کی وجہ سے تمام قوموں میں ممتاز رہ چکے ہیں۔ مگر اب وہ اس میدان میں دوسری قوموں سے پیچھے ہو گئے ہیں۔ اور درحقیقت یہی ان کے تنزّل کا موجب بن رہا ہے مسلمان عورتیں بالخصوص علم سے بے بہرہ ہیں۔ اسی بے علمی کے باعث ان میں بے دینی سرایت کر رہی ہے صحابیاتؓ کی زندگی پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح ذوق و شوق سے دینی مسائل کو سیکھا کرتی تھیں انصار خواتین کے علمی شوق کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تعریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمائی ہے۔ تاریخ میں متعدد ایسی خواتین کا تذکرہ موجود ہے جو شرعی مسائل میں حجت مانی گئی ہیں۔ مگر اس زمانہ میں عورتوں کا علم حاصل کرنا اچنبھی بات نظر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ احمدیت کے ذریعہ سے احمدی خواتین میں علمی ذوق ترقی کر رہا ہے۔ مگر ابھی بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ نیوجرسی (امریکہ) سے رائٹر نے مندرجہ ذیل خبر ساری دنیا میں نشر کی ہے کہ :-

"چھیاسٹھ سالہ مسز روز نے جو پوتوں نواسوں والی خاتون ہیں ابھی حال میں کالج کا تین سالہ کورس پورا کیا ہے۔ وہ اس انتظار میں رہیں کہ اس کے ساتوں بچے گھر بار والے ہو جائیں اور وہ ان کی تربیت سے فارغ ہو جائے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ کالج میں پڑھنے گئی اور اب اس نے کالج کی پڑھائی ختم کی ہے۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ)

اس زمانہ میں یہ علمی شغف ایک قابلِ رشک چیز ہے۔ سچ یہی ہے کہ علم ہر عمر میں حاصل کرنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ اپنا علم بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ جب انسان خیال کرتا ہے کہ اُسے اب علم سیکھنے کی ضرورت نہیں، وہی دن اس کے تنزل کا دن ہوتا ہے۔

ہمارا دوسرا سال

مصباحی بہنوں کو معلوم ہے کہ ان کا جماعتی رسالہ مصباح اس نمبر سے ہجرت کے بعد دوسرے سال میں داخل ہو رہا ہے۔ مرکز کی طرف سے رسالہ کو بہتر بنانے کی جدوجہد جاری ہے۔ خواتین کا بھی فرض ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت کو بڑھا کر زیادہ سے زیادہ تبلیغی مواقع پیدا کریں۔ اور اپنے علوم میں اضافہ کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مصباح کے آئندہ سال کو پہلے سال سے بھی بڑھ چڑھ کر ترقی کا سال بنائے۔ آمین!

بقیہ نتیجہ امتحان از صفحہ ۳

نمبر شمار	نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
	راولپنڈی	
۳۳	امۃ النصیر شاہدہ صاحبہ	۷۸
۳۴	حمیدہ خانم صاحبہ	۸۱
۳۵	امۃ الحمید صاحبہ بنت چوہدری احمد جان صاحب	۷۵
	شیخوپورہ	
۳۶	زینب حسن صاحبہ	۷۱
۳۷	صفیہ نسیم النساء صاحبہ تھال ضلع گجرات	۷۰
	بھاگلپور سٹی - بہار	
۳۸	سہیلہ خاتون بنت محبوب حسن صاحب وکیل	۵۵
۳۹	جمیلہ خانم بنت ڈاکٹر فیاض الدین صاحب	۴۷

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب

عورتیں اگر چاہیں تو وہ دنیا کو مستقل طور پر دین بخش سکتی ہیں

مردوں نے شیطان کا مقابلہ کیا اور ہمیشہ ناکام رہے

لیکن

عورت شیطان کا ہمیشہ کے لئے مقابلہ کر سکتی ہے!

فرمودہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء بمقام احمدیہ ہال، کراچی۔

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے افسوس ہے کہ آج پچھلے دو ہفتوں کے متواتر بولنے کی وجہ سے میرا گلا بہت ہی زیادہ بیٹھا ہوا ہے۔ کھانسی بہت شدت کی اُٹھ رہی ہے اور میں آج اچھی طرح اپنے خیالات ظاہر نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مردوں کو جس قدر مواقع ملتے رہتے ہیں اُسی نسبت سے عورتوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع نکالنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ بھی دین کی ضروریات سے واقف ہوں اور اپنے فرائض سے آگاہ ہوں لیکن عورتوں کا پروگرام میرے یہاں کے قیام کے آخری دنوں میں اتفاقاً آپڑا۔ کیونکہ جب پہلے دن میری تقریر رکھی گئی تو اُس دن مجھے نقرس کا ایسا شدید دورہ ہوا کہ میں چل پھر نہیں سکتا تھا۔ مگر بعد میں پروگرام رکھنے کی وجہ سے میرا گلا اتنا ماؤف ہو چکا ہے کہ اب میرے لئے بولنا مشکل ہے خصوصاً اس لئے بھی کہ آج ہی میری ایک تقریر مردوں میں بھی ہو چکی ہے۔ حالانکہ سب کو معلوم تھا کہ میں شدید نزلہ اور کھانسی میں مبتلا ہوں اور بعض دفعہ تو دو دو گھنٹہ تک ایک ہی اچھّو اُٹھتا چلا جاتا ہے اور رات اور دن دوائیاں کھا کھا کر افاقہ ہوتا ہے۔ پس آج کے دن کوئی اور تقریر نہیں رکھنی چاہیئے تھی اور ایسے حالات میں سے مجھے نہیں گذرنا چاہیئے تھا کہ میں عورتوں میں بولنے کے قابل نہ رہتا۔ مگر یہ آپ کا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے خاوندوں یا باپوں کا معاملہ ہے آپ گھر میں نپٹ لیجیے۔ بہرحال آج کے مردوں کے پروگرام نے مجھے بالکل بے بس کر دیا ہے اور گلا اِس قدر زخمی ہے کہ معمولی آواز سے بھی میں بول نہیں سکتا۔ پھر سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ علاوہ گلے کے ماؤف ہونے کے آواز کے جو پردے ہیں وہ نزلہ کے اثر کے نیچے اِس قدر ماؤف ہو چکے ہیں کہ میری آواز صاف بھی نہیں اور ایسی طرح نہیں نکلتی کہ میرے الفاظ اچھی طرح سمجھے جا سکتے ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ انسان کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ (نساء ع ۱) یہ آیت بنی نوع انسان کی پیدائش کے واقعات کو اور اُس کی پیدائش کی غرض کو نہایت مختصر الفاظ میں بیان کر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ اے لوگو! تقویٰ کرو اپنے رب کا۔ ناس عربی زبان میں اُسی کو کہتے ہیں جسکو اردو یا فارسی زبان میں آدمی کہتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے مُلک میں جہاں عورتوں میں یہ بیداری پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اِس بات کا مطالبہ کرتی ہیں کہ اُن کو بھی قومی اور دینی خدمت کرنے کا موقع دیا جائے وہاں وہ ابھی تک اِس بات کو نہیں سمجھ سکیں کہ وہ بھی آدمی ہیں۔ ذرا کسی عورت سے کہو کہ تم آدمی ہو تو وہ کہے گی مَیں کیوں آدمی ہونے لگی۔ آدمی ہوتے ہیں مرد۔ حالانکہ آدمی کے معنے ہیں آدمؑ کی اولاد۔ اور جو آدمی کے معنے ہیں وہی نَاس کے ہیں۔ عربی زبان میں جب نَاس کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اُس میں مرد بھی شامل ہوتے ہیں اور عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ اِسی طرح اُردو میں جب آدمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اُس میں مرد بھی شامل ہوتے ہیں اور عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں آدمیوں پر یہ فرائض عاید ہیں تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ مردوں پر بھی یہ فرائض عائد ہیں اور عورتوں پر بھی یہ فرائض عائد ہیں۔ اِسی طرح عربی میں جب ہم کہتے ہیں نَاس کا یہ حال ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ مردوں کا بھی یہی حال ہے اور عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ۔ کہو مَیں پناہ مانگتا ہوں ناس کے رب کی۔ ناس کے بادشاہ کی۔ ناس کے معبود کی۔ اب اِس کے یہ معنے نہیں کہ مردوں کے رب کی۔ مردوں کے بادشاہ کی اور مردوں کے معبود کی۔ بلکہ اِس کے یہ معنے ہیں کہ مَیں پناہ مانگتا ہوں مردوں اور عورتوں کے رب کی۔ مَیں پناہ مانگتا ہوں مردوں اور عورتوں کے بادشاہ کی اور مَیں پناہ مانگتا ہوں مردوں اور عورتوں کے معبود کی۔ پس نَاس عربی میں اور آدمی فارسی اور اُردو میں ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ آدمی کا لفظ عربی زبان کا ہی لفظ ہے مگر عام طور پر یہ استعمال نہیں کیا جاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ تر ناس کا لفظ ہی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن فارسی اور اُردو میں آدمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ اے مردو اور عورتو! تم پناہ اور ڈھال کے طور پر بنالو اپنے رب کو۔ اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ وہ جس نے تم کو پیدا کیا مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ایک ہی قسم کی طاقتوں کے ساتھ۔ ایک ہی قسم کے جذبات کے ساتھ۔ ایک ہی قسم کے ارادوں کے ساتھ۔ ایک ہی قسم کی فکروں کے ساتھ۔ ایک ہی قسم کی امنگوں کے ساتھ۔ گویا اس آیت میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ مرد اور عورت جہاں تک نفس کا تعلق ہے برابر ہیں اور ایک ہی اصل پر چل رہے ہیں۔ جس قسم کی باتیں مرد کو غصہ دلا سکتی ہیں ویسی ہی باتیں ایک عورت کو بھی غصہ دلا سکتی ہیں جس قسم کے سلوک کو ایک مرد ناپسند کرتا ہے ویسے ہی سلوک کو ایک عورت بھی ناپسند کرتی ہے اور جس قسم کے جذبات ایک مرد میں پائے جاتے ہیں ویسے ہی جذبات ایک عورت میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پس جہاں تک نفسِ انسانی کا تعلق ہے وہی نفس مرد میں پایا جاتا ہے اور وہی نفس عورت میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر لوگ اس کے یہ معنے کیا کرتے ہیں کہ اے انسانو! تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک آدمی سے پیدا کیا مگر یہ معنے غلط ہیں۔ نفس کے معنے عربی زبان میں آدمی کے ہرگز نہیں۔ نفس کے معنے جان کے ہیں اور جان کا لفظ عورت کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور مرد کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ نفس کے معنے ہیں سانس لینے والی چیز۔ اور سانس مرد بھی لیتا ہے اور عورت بھی لیتی ہے۔ عربی کا ایک لفظ ہے تنفس یعنی سانس اپنے اندر کھینچنا۔ اُردو میں بھی کہا جاتا ہے میرے تنفس میں خرابی پیدا ہوگئی ہے مثلاً نزلہ کھانسی یا دمہ کی وجہ سے۔ یا دمہ کو ضیق النفس بھی کہتے ہیں یعنی سانس کی تنگی۔ تو نفس کے معنے اصل میں سانس کے ہوتے ہیں لیکن پھر نفس کے معنے سانس لینے والی چیز کے بھی بن گئے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ۔ اے انسانو، مردو اور عورتو! اپنے خدا کو اپنے لئے ڈھال بنالو اور تمام خرابیوں اور فتنوں سے بچنے کے لئے اُس کی پناہ لیا کرو جس نے تم کو ایک سانس لینے والے وجود سے یعنی ایک ہی قسم کی ہستی سے پیدا کیا ہے۔ اب یہاں کسی مرد کا ذکر نہیں۔ کسی عورت کا ذکر نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمام مرد اور تمام عورتیں ایک ہی قسم کی قوتیں اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کوئی علیحدہ علیحدہ چیز نہیں ہیں۔ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا اور پھر اُس قسم کے اُس نے بہت سے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ خَلَقَ مِنْھَا کے معنے ہیں اسی قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں یعنی ایک انسانی وجود شروع ہوا جس میں مرد بھی شامل تھا اور عورت بھی اور ان کے جذبات اور خواہشیں اور امنگیں ایک ہی قسم کی تھیں۔ پھر آگے اُن کی نسل سے جو ہزاروں ہزار افراد پھیلے وہ بھی کوئی علیحدہ ... نہیں تھے۔ یہ نہیں کہ آدمؑ کے وقت تو وہ ایک قسم کے تھے اور بعد کی نسلوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں فرق پڑ گیا۔ بعد کی نسلوں میں فرق نہیں پڑا بلکہ اُن کے مرد اور عورتیں دونوں ایک ہی قسم کے جذبات رکھتے تھے وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً پھر اللہ تعالیٰ نے اُن جوڑوں میں سے مرد اور عورتیں بہت سی پھیلائیں۔ یعنی مرد اپنی ماں اور اپنے باپ کا وارث تھا۔ اور عورت اپنی ماں اور اپنے باپ کی وارث تھی جس طرح مرد نے اپنے باپ کے علاوہ ماں کے جذبات کا حصہ لیا اسی طرح عورت نے اپنی ماں کے علاوہ باپ کے جذبات کا حصہ لیا۔ یہ ایک اصولی بات قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے جس میں اسلام کو باقی تمام مذاہب پر فوقیت حاصل ہے دُنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے یہ بیان کیا ہو کہ عورت اور مرد کے جذبات اور احساسات اور امنگیں ایک ہی قسم کی ہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ مرد اور قسم کے ہیں اور عورتیں اور قسم کی ہیں غلط ہے۔ جیسے ایک عمارت میں اگر کچھ لوگ رہتے ہوں اور اُن کے ہمسایہ میں بعض اور لوگ ٹھہرے ہوئے ہوں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ اَور قسم کے مرد ہیں اور وہ اَور قسم کے مرد ہیں۔ بلکہ باوجود الگ الگ محلوں۔ الگ الگ مکانوں اور الگ الگ شہروں میں رہنے کے ہر شخص سمجھتا ہے کہ تمام لوگ ایک جیسی طاقتیں رکھتے ہیں۔ اسی طرح بے شک عورت اور مرد کے جسم الگ الگ ہیں مگر طاقتیں ایک جیسی ہیں۔ اور ان کے جسموں کا الگ الگ ہونا ایسا ہی ہے جیسے الگ الگ مکان میں مختلف لوگ رہ رہے ہوں۔ اگر عورت کے جسم میں رُوح آجائے تو وہ کوئی الگ چیز نہیں بن جاتی بلکہ اُس کے اندر بھی وہی رُوح ہے جو مرد کے اندر ہے۔ صرف اُس کے جسم کی بناوٹ مرد سے علیحدہ ہے ورنہ اُس کے اندر وہی رُوح پائی جاتی ہے جو مردوں کے اندر پائی جاتی ہے۔ اب اِس بات کو پھیلا کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ ایک بہت بڑی سچائی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ تمام چیزیں جو مرد پر اثر کرتی ہیں وہی عورت پر بھی اثر کرتی ہیں۔ مثلاً بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ مرد ہنسنے لگیں اور عورت رونا شروع کر دے۔ یا بھوک پر عورت تو روٹی کھانے لگے اور مرد فاقہ شروع کر دیں۔ یا باپ مرے تو بیٹے تو رونے لگ جائیں اور بیٹیاں ہنسنے لگ جائیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ بلکہ باپ کی وفات کا جو اثر بیٹوں پر ہوتا ہے وہی بیٹیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح خاوند کی وفات کا جو اثر بیوی پر ہوتا ہے ویسا ہی اثر بیوی کی وفات کا خاوند پر ہوتا ہے آخر وہ کونسی چیز ہے جو ان کو الگ کرتی ہے۔ جہاں تک مکان کا تعلق ہے اُس کا فرق کوئی فرق نہیں۔ فرض کرو ایک شخص ایک انگریزی طرز کی کوٹھی میں رہتا ہے اور ایک پرانے طرز کے محل میں رہتا ہے تو کیا ان دونوں میں فرق ہوگا؟ اِس میں رہنے والے بھی مرد ہیں اور اُس میں رہنے والے بھی مرد ہیں۔ اسی طرح جسم ایک مکان ہے خواہ جسم مرد کی شکل میں بنا دیا جائے اور خواہ عورت کی شکل میں بنا دیا جائے اس میں رہنے والی بھی رُوح ہے اور اُس میں رہنے والی بھی رُوح ہے۔ یہ مضمون ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو قرآن کریم بیان فرماتا ہے اور جو دُنیا کی اور کسی کتاب میں بیان نہیں کیا گیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ یہ سبق دیتا ہے کہ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا فرماتا ہے اے مردو! اور اے عورتو! اُس خدا کو اپنی ڈھال بناؤ جس کا نام لیکر تم دُنیا میں اپنی اغراض پُوری کرتے ہو اور جس کے نام کے ساتھ تم لوگوں سے رحم اور انصاف کی اپیل کرتے ہو اور کہتے ہو خدا کے واسطے یہ معاملہ یُوں کرو۔ خدا کے واسطے یہ معاملہ یُوں کرو۔ فرماتا ہے جب تم لوگوں سے یہ کہتے ہو کہ خدا کے واسطے ہمارے ساتھ یُوں معاملہ کرو تو تم ہماری طاقت اور قوت کا اقرار کرتے ہو۔ لیکن ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ تم جب انسانوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتے ہو تو تم کیوں اُسی خدا کے پاس نہیں جاتے اور اُس سے براہِ راست اپنا تعلق پیدا نہیں کرتے جو تمام تکلیفوں کو دُور کرنے والا ہے۔ کیونکہ بہرحال انسانوں میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں جن کے سامنے اگر خدا تعالےٰ کا نام بھی لیا جائے تو اُن پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثلاً دہریہ ہیں۔ اگر اُن کے سامنے خدا تعالیٰ کا نام لیا جائے تو وہ ہنستے ہیں۔ اِسی طرح بعض سنگدل ڈاکو جب ڈاکہ ڈالتے ہیں یا دشمن کی فوجیں چڑھائی کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر اُن کے سامنے فریاد کی جائے تو کیا وہ چھوڑ دیتے ہیں؟ کیا کبھی ایسا ہُوا ہے کہ کہیں ڈاکہ پڑا ہو اور لوگوں نے یہ کہا ہو کہ خدا کے واسطے ہمیں چھوڑ دو اور اُنہوں نے چھوڑ دیا ہو؟ یا مثلاً جرمنوں اور انگریزوں کی لڑائی ہو چکی ہے۔ اِس لڑائی میں کیا وہ گولیاں چلاتے تھے یا خدا کا نام سُنکر اپنے دشمن کو چھوڑ دیتے تھے؟ اُن کے سامنے اگر ہزار دفعہ بھی خدا کا نام لیا جاتا تو وہ چھوڑتے نہیں تھے۔ پس بے شک انسان خدا تعالےٰ کا نام لیتا ہے مگر جس طرح اِس نام کا وہ استعمال کرتا ہے وہ غلط ہے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے آگے جُھکے اور بجائے انسان سے یہ کہنے کے کہ تُو خدا کے واسطے مجھے چھوڑ دے وہ خدا تعالیٰ سے ہی کہے کہ اے خدا تُو اپنی صفاتِ حسنہ سے کام لے کر اور اپنی صفاتِ رحمانیت اور رحیمیت سے کام لیکر مجھ پر رحم کر اور میری مشکلات کو دُور فرما دے۔ پس یہ اللہ تعالےٰ کے نام لینے کا غلط طریق ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا نام لیکر انسانوں سے اپیل کرتا ہے حالانکہ جس سے وہ اپیل کر رہا ہوتا ہے وہ بعض دفعہ دہریہ ہوتا ہے، بے دین ہوتا ہے، سنگدل ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کے نام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ پس اصل طریق یہی ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے سامنے جائے اور اُسکے سامنے اپنی مشکلات پیش کرے۔ دیکھو اِس میں مرد اور عورت کا یکساں حق تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کیا گیا کہ مردوں کی دُعا تو سُنی جاتی ہے لیکن عورتوں کی نہیں۔ بلکہ فرماتا ہے اے مردو! اور اے عورتو! تم میرے نام کو اپنی ڈھال بناؤ اور اپنی ضرورتوں کے وقت مجھے اپنی مدد کے لئے بُلاؤ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا فرماتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں بہت سے جھگڑے رقابتوں پر چلتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ محبت کا سب سے گہرا تعلق میاں بیوی کا ہوتا ہے۔ اِدھر مرد کی ساری زندگی گذر جاتی ہے عورتوں اور بچوں کی پرورش میں۔ اور اُدھر عورت کی ساری زندگی گذر جاتی ہے مرد کو آرام پہنچانے اور اُس کے کھانے پینے کا خیال رکھنے میں۔ مگر باوجود اِس کے وہ ایکدوسرے کے رقیب ہوتے ہیں۔ ذرا بات ہو تو عورت کہے گی کہ مرد ایسے ہوتے ہیں اور ذرا عورت سے کوئی اختلاف ہو تو مرد کہے گا کہ عورتیں ایسی ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال کے طور پر بیان فرمایا کہ مرد عورت کیلئے ساری عمر قربانی کرتا رہتا ہے۔ ساری عمر اُس کی ضروریات کو پُورا کرتا رہتا ہے مگر کسی دن اُس کی مرضی کے خلاف بات ہو جائے تو وہ کہے گی کہ مَیں نے تو تجھ سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی جب بھی تُو نے سلوک کیا بُرا ہی کیا۔ مَردوں میں بھی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کئی مرد بھی ایسے ہوتے ہیں جو عورت کی تمام قربانیوں کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو تجھ میں کبھی کوئی خوبی دیکھی ہی نہیں۔ آخر اِس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ عورت اور مرد میں مقابلہ کے جذبات پیدا کئے گئے ہیں۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ چونکہ قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ مرد اور عورت میں یکساں قوتیں رکھی گئی ہیں ابھی دُنیا میں نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے عورت مرد کے خلاف کھڑی ہو جاتی اور مرد عورت کے خلاف کھڑا ہو جاتا اور دونوں میں خوب مقابلہ ہوتا۔ بے شک جہاں تک محبت کا تعلق ہے ہزاروں لاکھوں گھرانے محبت اور پیار سے رہتے تھے۔ اور وہ ایکدوسرے کے لئے قربانی بھی کرتے تھے۔ لیکن جہاں تک زبان کا تعلق تھا، جہاں تک تقریروں کا تعلق تھا، جہاں تک تحریروں کا تعلق تھا مرد کہتے کہ اِن عورتوں نے یوں کیا اور عورتیں کہتیں کہ اِن مَردوں نے یوں کیا۔ اللہ تعالیٰ اِسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مردو اور عورتو! یاد رکھو تم ایک دوسرے کے رقیب بنے ہوتے ہو حالانکہ اصلی رقیب خدا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ ہم نے جو طاقتیں رکھی ہیں تم اُن کا کس طرح استعمال کرتے ہو۔ ہم نے یہ طاقتیں اس لئے رکھی ہیں تاکہ تم ایکدوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور محبت اور پیار سے زندگی بسر کرو۔ اگر تم آپس میں ہی لڑتے جھگڑتے رہتے ہو تو تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تم دو نہیں بلکہ ایک تیسرا وجود بھی تمہیں دیکھ رہا ہے جو خدا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں ایک تیسرا وجود یعنی خدا بھی ہوتا ہے۔ پس یہ نہ سمجھو کہ صرف تم ہی ہو بلکہ ہم بھی ہیں اگر تم ہمارے قواعد کو پُورا نہیں کرو گے تو ہم بھی تمہارا فیصلہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔

اِس آیت میں جہاں تک قوتوں کا سوال ہے، جہاں تک جذبات کا سوال ہے، جہاں تک افکار کا سوال ہے مَردوں اور عورتوں کو برابر قرار دیا گیا ہے۔ اور جب وہ برابر ہیں، جب اُن کی طاقتیں بھی برابر ہیں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازماً اُن کی خدمتیں بھی برابر ہوں گی گو اُن کی نوعیت بدل جائے گی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر مردوں اور عورتوں کی طاقتیں برابر ہیں تو اُن کو کام بھی ایک جیسا ہی کرنا چاہیئے مگر یہ غلط ہے۔ دُنیا میں ایک کالج سے ہی تین نوجوان بی۔اے کی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں لیکن اسکے بعد ایک انجنیئرنگ کی طرف چلا جاتا ہے ایک وکیل بنجاتا ہے اور ایک اچھا ایڈمنسٹیٹر بن جاتا ہے۔ اب جہاں تک تعلیم کا سوال ہے تینوں کو تعلیم یافتہ قرار دیا جائے گا۔ لیکن اُن کی ذمہ داریوں میں فرق ہے۔ اِسی طرح عورت اور مرد میں ایک سے جذبات پیدا کئے گئے ہیں مگر اُن کی ذمہ داری الگ الگ ہے۔ عورت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دے اور اُنہیں اچھا شہری بنائے۔ اسی طرح جو فوجی کام ایسے ہیں جن میں عورت زیادہ بہتر طور پر اپنے فرائض ادا کر سکتی ہے اُن میں حصہ لے۔ مثلاً نرسنگ ہے یہ کام عورت زیادہ بہتر کر سکتی ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ پر تشریف لے جانے لگے تو ایک صحابیہؓ آئیں اور اُنہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! مَیں بھی جنگ پر جانا چاہتی ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہاں عورت کیا کرے گی؟ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا مَیں نرسنگ نہیں کر سکتی۔ مَیں زخمیوں اور بیماروں کی تیمارداری اور اُنکی مرہم پٹی کروں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا چلو۔ چونکہ عربوں میں یہ رواج تھا کہ وہ مرد کو ہی سپاہی سمجھتے تھے اِس لئے جب مالِ غنیمت تقسیم ہونے لگا تو عورت کا سوال آگیا۔ اُس زمانہ میں سپاہیوں کو تنخواہ نہیں ملتی تھی اور اُنہیں اپنے کھانے پینے کے تمام اخراجات اپنی گرہ سے ادا کرنے پڑتے تھے بلکہ ہتھیار بھی وہ اپنے پاس سے خرید کر استعمال کیا کرتے تھے۔ لیکن اِس زمانہ میں سپاہی کو تنخواہ بھی ملتی ہے اور اُسے راشن بھی دیا جاتا ہے اور پھر ہتھیار بھی گورنمنٹ مہیا کرتی ہے۔ غرض اُس زمانہ میں چونکہ سارا خرچ وہ خود کرتے تھے اس لئے دشمن کی طرف سے جو مال ملتا تھا وہ بعد میں تمام سپاہیوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا چنانچہ جب اموالِ غنیمت تقسیم ہونے لگے تو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ایک عورت بھی آئی تھی کیا اُس کا بھی حصہ نکالا جائے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ تو عورت نے جو خدمت کی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے تسلیم کیا اور اُس کا حصہ نکالا۔ پس اصل کاموں کو قائم رکھتے ہوئے جو بچوں کی پرورش اور اُن کی نگرانی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جو زائد کام عورت کر سکتی ہو شریعت نے اُس کی اجازت دی ہے۔ مثلاً تعلیم کو ہی لے لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اِس میں اتنی ترقی کر لی تھی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا۔ کہ آدھا دین تم عائشہؓ سے سیکھ سکتے ہو۔ آدھے دین کے یہ معنے نہیں کہ اُن کو نماز روزہ کے احکام کا زیادہ علم تھا۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ عورتوں کے متعلق جو شریعت کے احکام ہیں وہ حضرت عائشہؓ کو خوب معلوم ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں کو عورتوں کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لیتے تھے اور اُن کی مشکل حل ہو جاتی تھی۔ غرض عورتوں کے حقوق اور اُن کے فرائض اور کاموں کے متعلق جو معلومات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تھیں وہ مردوں کو بھی نہیں تھیں۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حصہ عائشہؓ سے سیکھو۔ کیونکہ عائشہؓ اپنی خلقت اور بناوٹ کی وجہ سے یہ حصہ زیادہ یاد رکھ سکتی تھیں چنانچہ عورتوں کے متعلق جتنے مسائل ہوتے تھے وہ صحابہؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھتے تھے۔ اور دریافت کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے بارہ میں کیا مسلک تھا۔ تو تعلیم میں بھی عورتیں ہمیشہ حصہ لیتی رہی ہیں۔ لیکن سب سے بڑا کام جو عورت کے ذمہ لگایا گیا ہے وہ تربیتِ صحیح ہے یعنی اولاد کو صحیح اور سچا مسلمان بنانا۔ بہت سی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ یہ کوئی کام نہیں حالانکہ اگر ہم غور کریں تو دُنیا میں جتنی تباہی آتی ہے آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ہی آتی ہے۔ اور جب بھی کسی قوم نے ترقی کی ہے آئندہ نسل کے اچھا ہونے کی وجہ سے ہی کی ہے اور اُس کا اگلا قدم تباہی کی طرف اُسی وقت اُٹھا ہے جب اُس کی آئندہ نسل خراب ہو گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو ہی دیکھ لو تیس سال تک اسلام نے کیسی شاندار ترقی کی تھی۔ مگر پھر جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا تھا کہ میں نے دیکھا میرے منبر پر سؤر اور کتے ناچ رہے ہیں۔ تیس چالیس سال کے بعد ایسے نوجوان پیدا ہو گئے جن کی ماؤں نے اُن کی صحیح تربیت نہیں کی تھی اور وہ ایسے خراب ثابت ہوئے کہ بادشاہ بھی بنے، وزراء بھی بنے، گورنر بھی بنے، علاقوں کے حکمران بھی بنے مگر اسلام سے اُن کو اتنی دُوری تھی کہ خدا نے اُن کو سؤروں اور کتوں سے مشابہت دے دی۔ وہ اُس منبر پر بیٹھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا مگر اُنہوں نے باتیں وہ کیں جو کتوں اور سؤروں والی تھیں اور جو اتنی بھیانک اور خوفناک تھیں کہ خود اُن کی اولادوں نے اُن کے خلاف نفرت اور حقارت کا اظہار کیا۔

یزید کے مرنے کے بعد جب اُس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گیا تو اُس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اے لوگو! اس وقت تم میں ایسے لڑکے موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ اچھے ہیں اور ایسے لڑکے موجود ہیں جن کے باپ میرے باپ سے زیادہ اچھے ہیں۔ میں اُن لڑکوں کی موجودگی میں جو مجھ سے زیادہ اچھے ہیں اور اُن لڑکوں کی موجودگی میں جن کے باپ میرے باپ سے زیادہ اچھے ہیں میرا تختِ شاہی پر بیٹھنا مناسب نہیں۔ چنانچہ میں اس بادشاہت کو چھوڑتا ہوں مسلمانوں کا حق ہے وہ جسے چاہیں دے دیں میں بادشاہت لینے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ میرے نزدیک ہمارے باپ دادا نے بھی ظلم کیا تھا اور اب میں اُن ظلموں میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اُس کی ماں نے جب یہ تقریر سُنی تو اُس نے زور سے اپنے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا۔ نالائق تو نے اپنے باپ دادا کی ناک کاٹ دی ہے۔ اُس نے کہا اماں! میں نے اپنے باپ دادا کی ناک نہیں کاٹی بلکہ جوڑی ہے۔ اسکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد اُس نے اپنے کمرے میں داخل ہو کر دروازے بند کر لئے اور چند روز کے بعد ہی فوت ہو گیا۔ یہ اُس کی طبعی فطرت کا اظہار تھا ورنہ ماں نے اُسے ضرور خراب کرنے کی کوشش کی ہوگی اور اُس نے یہی تحریک کی ہوگی کہ تُو ظلم کو جاری رکھ اور اُس حکومت پر قبضہ کر لے جس پر تیرے باپ نے ظالمانہ طور پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ تو ماں کی تربیت ایک نہایت ہی اہم چیز ہے۔ مرد کا کام موجودہ زمانہ کی اصلاح کرنا ہے اور عورت کا کام آئندہ زمانہ کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اِن دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ بیشک موجودہ کام مرد کرتے ہیں لیکن آئندہ دَور کی تعمیر عورتیں کرتی ہیں۔ اگر عورتوں نے آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہیں کی ہوگی اور ایسے قائم مقام پیدا نہیں کئے ہوں گے جو دین اور تقویٰ سے متاثر ہوں تو مردوں کی تمام کوششیں اکارت چلی جائیں گی۔ پس عورت کی ذمہ داری مرد سے کم نہیں۔ اگر وہ اپنے فرائض کو بھول کر اُن کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیتی ہے جو مرد کے سپرد کئے گئے ہیں تو اُس کا یہ فعل ایسا ہی ہوگا جیسے کسی کو جج بنایا جائے اور وہ ایک سپاہی کو دیکھے کہ وہ دائیں طرف ہاتھ کرتا ہے تو اس طرف کی کاریں کھڑی ہو جاتی ہیں اور بائیں طرف ہاتھ کرتا ہے تو اُس طرف کی کاریں کھڑی ہو جاتی ہیں تو وہ اِس نظارہ سے ایسا متاثر ہو کہ جج کا کام چھوڑ کر سپاہی کا کام اختیار کر لے حالانکہ سپاہی کا کام بہت ادنیٰ ہے۔ بیشک اُس کی شان بڑی نظر آتی ہے کہ وہ اکڑا ہوا کھڑا ہوتا ہے اور سامنے سے کسی رئیس یا جج یا فوج کے اعلیٰ افسر کی کار آتی ہے تو وہ اُس کے ایک اشارہ پر کھڑی ہو جاتی ہے لیکن حقیقتاً جو جج کی اہمیت ہے وہ سپاہی کی نہیں۔ اِسی طرح عورت کو اللہ تعالیٰ نے اگلی نسل کا معلّم بنایا ہے اور یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو اُسکے سپرد کیا گیا ہے۔ یوں سمجھ لو کہ جیسے فوج میں ایک لڑنے والے ہوتے ہیں اور ایک سیپر مائنز ہوتے ہیں جو سڑکیں بناتے ہیں، جھاڑیاں کاٹتے ہیں، پہاڑیاں اُڑاتے ہیں، ریلیں بچھاتے ہیں اور فوج کے لئے راستہ صاف کرتے ہیں۔ دُنیا کی کسی فوج میں سیپر مائنز کم نہیں سمجھے جاتے۔ اُن میں بھی کپتان ہوتے ہیں، اُن میں بھی میجر ہوتے ہیں، اُن میں بھی کرنیل ہوتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر سیپر مائنز نہیں ہوں گے تو فوج لڑ نہیں سکے گی۔ اِسی طرح اگر عورتیں اپنی ذمہ داری نہ سمجھیں تو آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی اور جب تک آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہ ہو اُس وقت تک قومی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اگر تابعین کی نسل کی صحیح طور پر نگرانی کی جاتی تو یزید کہاں سے پیدا ہوتا۔ یزید اسی وجہ سے پیدا ہوا کہ عورتوں نے کہا ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔

جب اُنہوں نے تربیت کی تو صحابہؓ جیسے نیک لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو بے انتہا فائدہ پہنچایا اور جب اُنہوں نے توجہ ہٹا لی تو وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو بے انتہا نقصان پہنچایا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوتِ قدسیہ سے اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور لاکھوں نیک لوگ پیدا کئے لیکن دوسرے ابوبکرؓ پیدا کرنا عورت کا کام تھا۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخر انسان تھے اور انہوں نے ایک دن فوت ہو جانا تھا۔ پس پہلا ابوبکرؓ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا ابوبکرؓ ایک عورت ہی پیدا کر سکتی تھی۔ پہلا عمرؓ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا عمرؓ ایک عورت ہی پیدا کر سکتی تھی۔ پہلا عثمانؓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا عثمانؓ ایک عورت ہی پیدا کر سکتی تھی۔ پہلا علیؓ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا علیؓ ایک عورت ہی پیدا کر سکتی تھی۔ اور جب انہوں نے پیدا نہ کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ تباہی آ گئی۔ عدل جاتا رہا۔ انصاف قائم نہ رہا اور چاروں طرف ظلم ہی ظلم ہونے لگا۔ آخر مسلمانوں کی اگلی نسل کیوں بگڑی؟ کیا اُن کے بگاڑنے کے لئے جہنم سے شیطان آتے تھے؟ وہ اسی لئے بگڑے کہ عورتوں نے اپنی ذمہ داری نہ سمجھی اور انہوں نے اپنی اولاد کو ایسی تعلیم نہ دی جس کے ماتحت وہ اپنے والدین کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوتے۔ مجھے ہمیشہ ایک واقعہ یاد رہتا ہے جس کا میرے دل پر نہایت گہرا اثر ہے اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح بعض جاہل عورتوں کو بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ اُن کی اولاد صحیح راستہ سے منحرف نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

ایک میراثن تھی جس کا اٹھارہ بیس سال کا ایک نوجوان لڑکا عیسائی ہو گیا۔ وہ احمدی نہیں تھی لیکن اُس نے کسی سے سنا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں جو عیسائیوں کا بڑا مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ لڑکا بڑا پکا عیسائی تھا مگر وہ اُسے اپنے ساتھ لیکر قادیان پہنچی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ اُس کے لڑکے کو سل کا بھی مرض تھا آپؑ نے اُسے قادیان میں رکھا اور حضرت خلیفہؓ اول رضی اللہ عنہ سے علاج کروایا۔ وہ میراثن روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتی اور منتیں کرتی کہ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو ہدایت دیدے۔ آپؑ اُسے بلاتے اور سمجھاتے مگر وہ اتنا پکا عیسائی تھا کہ ہر قسم کے دلائل کے باوجود اُس نے عیسائیت ترک کرنے کا نام نہ لیا۔ آخر ایک دن وہ اپنی ماں کو سوتا دیکھ کر رات کے وقت سل کی حالت میں گیارہ بارہ بجے اٹھ کر بھاگا تاکہ وہ بٹالہ میں عیسائیوں کے پاس چلا جائے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد اُس کی ماں کی آنکھ کھلی اور جب اُس نے دیکھا کہ اُس کا لڑکا بستر پر نہیں تو فوراً اُسے خیال آیا کہ وہ بھاگ گیا ہے۔ چنانچہ وہ اُسی وقت دوڑی اور آدھی رات کے وقت جنگل میں سات آٹھ میل تک دوڑتی چلی گئی اور بٹالہ کے قریب پہنچ کر اُس نے لڑکے کو پکڑ لیا اور راتوں رات پھر وہ اُسے قادیان واپس لائی۔ اِس واقعہ کا کہ اب تک اُس کے لڑکے کی اصلاح نہیں ہوئی اُسے اتنا صدمہ ہوا کہ وہ دوسرے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پاس آئی اور رو رو کر التجا کی کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے، خاوند میرا مر چکا ہے۔ میں آپ سے صرف یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ کوشش کریں کہ یہ کلمہ پڑھ کر مر جائے۔ مجھے اِس کی زندگی کی خواہش نہیں۔ اِس کی صحت کی خواہش نہیں۔ مجھے صرف اتنی خواہش ہے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نہ مرے۔ جس کرب اور اضطراب سے اُس نے یہ باتیں کہیں اُس کا اثر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اُس کی دعا سُنی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دُعا فرمائی اور سات آٹھ دن کے بعد اُس کا لڑکا مسلمان ہو گیا اور مسلمان ہونے کے تین چار دن بعد مر گیا۔

اب دیکھو وہ ایک جاہل عورت تھی مگر اُس کے دل میں یہ درد تھا کہ میں اپنے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والی اولاد چھوڑوں۔ اگر معاویہ کی بیوی کے دل میں بھی یہی درد ہوتا کہ میں ایسی اولاد چھوڑوں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کرنیوالی ہو تو یزید پیدا نہ ہوتا بلکہ سعید پیدا ہوتا۔ مگر اُس نے اپنی ذمہ داری نہ سمجھی اور یہ چاہا کہ صرف ایک لڑکا ہو جو میرا نام قائم رکھنے والا ہو اور اُس نے سمجھا کہ گھر کے کام کے علاوہ مجھ پر اَور کوئی ذمہ داری نہیں۔ پس عورتیں اگر چاہیں تو وہ دُنیا کو مستقل طور پر دین بخش سکتی ہیں۔ عورتیں اگر چاہیں تو وہ دُنیا کو مستقل طور پر ایمان بخش سکتی ہیں اور یہ کام اتنا بڑا ہے کہ نپولین کی فتح یا تیمور کی فتح یا ملکہ الزبتھ کی فتح یا اَور بادشاہوں کی فتوحات اِسکے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ تم ہمیشہ کے لئے دین قائم کرو۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے جب ہمیشہ کے لئے عورت دین کو قائم کرنے کی جدوجہد نہ کرے۔ اگر عورت فیصلہ کرلے کہ میں نے آئندہ نسل کو پہلوں سے زیادہ دیندار بنانا ہے تو شیطان اُس پر کس طرح قبضہ کر سکتا ہے۔ مردوں نے شیطان کا مقابلہ کیا اور ہمیشہ ناکام رہے زیادہ سے زیادہ وہ صرف ایک نسل کو دین پر قائم کرنے میں کامیاب ہوئے صرف عورت ہی ہے جو شیطان کا ہمیشہ کیلئے مقابلہ کر سکتی ہے۔ اگر عورتیں فیصلہ کر لیں کہ ہم نے آئندہ نسلوں کو خادمِ دین بنانا ہے تو شیطان کس کو بگاڑیگا۔ آئندہ نسل پر شیطان کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ماں کا اثر ہوتا ہے لیکن ماں اپنی غلطی سے اُسے چھوڑ دیتی ہے اور وہ شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ یہ کہنا کہ مرد اگر تبلیغ کے لئے امریکہ گئے ہیں تو ہم بھی جائیں۔ ایک ادنیٰ خواہش ہے۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ایسے راستوں پر چلاؤ جن پر چل کر وہ پہلوں سے زیادہ دیندار ہوں۔ پہلوں سے زیادہ قربانی کرنے والے ہوں۔ پہلوں سے زیادہ ایثار سے کام لینے والے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو اور اگلی نسل کی عورتیں اگلی نسل کو بچائیں تو اس طرح قیامت تک خدا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو سکتی ہے گویا جس کام کو تیرہ سو سال میں امام ابو حنیفہؒ نہیں کر سکے، امام شافعیؒ نہیں کر سکے، سید عبدالقادر صاحبؒ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیلانی نہیں کر سکے، حضرت معین الدین صاحب چشتی نہیں کر سکے، شہاب الدین صاحب سہروردی نہیں کر سکے عورت اُس کو کر سکتی ہے کیونکہ عورت کے ہاتھ میں بچہ ہوتا ہے۔ بچہ بولنا سیکھتا ہے تو اپنی ماں کی گود میں جذبات سیکھتا ہے تو اپنی ماں کے ذریعہ سے۔ فکر کا مادہ اُس میں پیدا ہوتا ہے تو اپنی ماں کی وجہ سے۔ غرض وہ تمام باتیں عورت سے ہی سیکھتا ہے۔ اگر عورت اس عزم کیساتھ کھڑی ہو جائے کہ مَیں اپنی آئندہ نسل کی اصلاح کرونگی تو جو کام اِن بزرگوں سے نہیں ہؤا وہ ہمیشہ ہمیش کیلئے ہو سکتا ہے۔ اور خدا کی بادشاہت اِس دُنیا میں اُسی طرح قائم ہو سکتی ہے جس طرح وہ آسمان پر ہے۔ حضرت مسیح نے نہایت درد سے کہا تھا کہ اے خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی قائم ہو

ہر مومن کے دل میں ایسا ہی جذبہ ہونا چاہیئے مگر سچ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت آسمان پر تو فرشتوں کے ذریعہ قائم ہے لیکن زمین پر وہ اسی طرح آسکتی ہے جب عورتیں اُس کو قائم کرنے کا تہیہ کر لیں۔ مرد صرف اپنے زمانہ کی اصلاح کر سکتے ہیں لیکن عورتیں آئندہ نسل کو دین پر قائم کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے کی توفیق دے تاکہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو آپ ہمیشہ ہمیش کیلئے دُنیا میں قائم کر دیں اور آپ کے بعد آپ کی بیٹیاں اور پھر بیٹیوں کے بعد اُن کی بیٹیاں قرآن کریم کی تعلیم کو جاری کرنے والی اور اپنے نیک نمونہ کے ساتھ اسلام کو دائمی زندگی بخشنے والی ہوں۔

اَللّٰھُمَّ آمین!

نتیجہ امتحان قرآن مجید و کتاب "ذکر الٰہی" ماہ فروری ۱۹۵۱ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے قرآن مجید کے تیسرے پارہ نصف اول و کتاب "ذکر الٰہی" کا امتحان ۱۱ر فروری بروز اتوار ۴ بجے شام نصرت گرلز سکول میں ہؤا۔ جس میں ۲۷ ممبرات ربوہ سے اور ۳۸ ممبرات بیرونی لجنات سے شامل ہوئیں اور ساری کی ساری کامیاب ہو گئیں۔ نتیجہ ذیل میں درج ہے۔ (بیرونی لجنات سے دوسرے پارہ اور کتاب "ذکر الٰہی" کا امتحان ہؤا)

نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	نمبر حاصل کردہ
	ربوہ ضلع جھنگ			۳	عطیہ اہلیہ قاضی عبد الوحید صاحب	بلاک الف حلقہ نمبر ۳	۷۴/۱۰۰
۱	زکیہ بیگم	بلاک الف حلقہ نمبر ۳	۷۵/۱۰۰	۴	محمودہ شوکت	" " "	۶۵
۲	نعیمہ خاتون	" " "	۸۱ ۱/۲	۵	سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی غلام باری صاحب	" " "	۹۳

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آ دکھا چشمِ نیم خواب مجھے!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

عشق نے کر دیا خراب مجھے
ورنہ کہتے تھے لاجواب مجھے

کچھ اُمنگیں تھیں کچھ اُمیدیں تھیں
یاد آتے ہیں اب وہ خواب مجھے

مَیں تو بیٹھا ہوا ہوں برلبِ جُو
کیا دکھاتا ہے تُو سراب مجھے

مست ہوں مَیں تو روزِ اوّل سے
فائدہ دے گی کیا شراب مجھے

زشت رُو مَیں ہوں آپ مالکِ حُسن
چھوڑئیے دیجئے نقاب مجھے

دارُوئے ہر مرض شفائے جہاں
حق نے بخشی ہے وہ کتاب مجھے

جس میں حصہ نہ ہو مرے دیں کا
کیسے بھائے وہ آب و تاب مجھے

میرا باجا ہے تیغ کی جھنکار
زہر لگتا ہے یہ رباب مجھے

دشمنوں سے تو رکھ مرا پردہ
اِس طرح کر نہ بے حجاب مجھے

بے حد و بے شمار میرے گناہ
کِس طرح دینگے وہ حساب مجھے

عزم بھی اُن کا ہاتھ بھی اُن کے
وہ کریں کام دیں ثواب مجھے

بس کے آنکھوں میں دل میں گھر کر کے
کر گئے یوں وہ لاجواب مجھے

دِل میں بیداریاں ہیں پھر پیدا
پھر دِکھا چشمِ نیم خواب مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوّتِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ

۱۹۱۲ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ لاہور تشریف لے گئے۔ اور ایک دن مسجد احمدیہ میں تشریف فرما تھے کہ اخبار زمیندار کے ایڈیٹر ظفر علی خان صاحب اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ اگر آپ مرزا صاحبؑ کو نبی نہ کہیں تو غیر احمدیوں کے ساتھ آپ کی جماعت کی مصالحت آسانی سے ہو جائے۔ حضرت مولینا صاحبؓ نے فرمایا۔ کہ جب صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کو نبی فرمایا ہے تو ہم آپ کی نبوت کا کیونکر انکار کر سکتے ہیں۔

نبی عربی لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں خبر دینے والا۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے الہام کے ماتحت کوئی آنے والی خبر شائع کرتا ہے وہ خدا کا نبی ہے۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ اگر کوئی تمہارے سامنے نبی ہونے کا دعوےٰ کرے تو تم کیونکر معلوم کرو گے کہ وہ نبی ہے یا نہیں۔ اگر اس کی وہ خبریں جو وہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے کہ مجھے خدا نے بتائیں سچی ہو جائیں۔ تو سمجھو کہ وہ خدا کا نبی ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے کشف و الہام کے تحت ہزاروں پیشگوئیاں کیں اور وہ سب سچی ہو گئیں۔ اور سچی ہو رہی ہیں۔ پس اگر یہ شخص خدا کا نبی نہیں تو کون نبی ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے ایک شخص کو نبی کے لفظ سے پکارا تو پھر اس کے نبی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اپنے الہامات میں "یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ" کر کے پکارا۔ اور یہ بھی کئی دفعہ الہام ہوا۔ کہ "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا"۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ آپؑ باوجود نبی ہونے کے اُمتی بھی تھے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ایک فرد تھے۔ آپ کوئی نیا مذہب نہیں لائے۔ اور نہ کوئی نئی کتاب لائے۔ بلکہ آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذہب کی اشاعت کرنا اور قرآن شریف کی تعلیم کو لوگوں میں پھیلانا آپؑ کا کام تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاددہانی (۲)

سیدہ طینت جعفری

"مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیّت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اُسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو اور خدا کی لعنت سے ڈرو جو تم پر نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہان میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں نہیں بچا سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اُس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی۔ اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی کو چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اُس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی۔ تم میں زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ظالم اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اُس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دُنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدھوں کی طرح گرتے ہیں اور دُنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دُور ہے اور ہر ایک ناپاک دل اُس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اُس کے لئے آگ میں ہے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اُس کے لئے روتا ہے ہنسے گا۔ وہ جو اُس کے لئے دُنیا سے توڑتا ہے وہ اُس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔"

(کشتی نوح ص ۹، ۱۰)

(باقی)

بقیہ نتیجہ امتحان از صفحہ ۱۶

نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	نمبر حاصل کردہ
۶	امۃ الحفیظ صاحبہ	بلاک الف حلقہ نمبر ۳	۶۹/۱۰۰
۷	فاطمہ بیگم اہلیہ بابو نور احمد صاحب	" " "	۵۵
۸	امۃ الرشید صاحبہ	" " "	۳۲
۹	امۃ الکریم صاحبہ	" " "	۴۶
۱۰	سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی غلام احمد بشیر	" " "	۴۲
۱۱	رشیدہ بنت ڈاکٹر غلام غوث صاحب	بلاک ب حلقہ نمبر ۱	۴۵
۱۲	عزیزہ بیگم " " " "	" " "	۴۱
۱۳	غلام فاطمہ اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب	" " "	۴۵
۱۴	امۃ الرشید صاحبہ	" " "	۵۶

نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	نمبر حاصل کردہ
۱۵	صادقہ اہلیہ مولوی محمد شریف صاحب	بلاک ب حلقہ نمبر ۴	۴۰/۱۰۰
۱۶	زینب اہلیہ چوہدری عبداللہ احمد صاحب	" " "	۴۰
۱۷	سکینہ سیفی اہلیہ نسیم سیفی صاحب	" " "	۴۸
۱۸	امۃ النصیر صاحبہ	" " "	۲۹½
۱۹	فرخ خانم "	" " "	۵۷
۲۰	امۃ الرشید اہلیہ سید بشیر احمد صاحب	" " "	۴۶
۲۱	بشیرہ بیگم صاحبہ	" " "	۵۰
۲۲	امۃ الحفیظ صاحبہ	بلاک ج حلقہ نمبر ۱	۷۷
۲۳	سلیمہ قدسیہ صاحبہ	" " "	۶۵

(باقی ص ۲۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"زندگی میری"

نصیرہ نزہت صاحبہ

سُنے گر داستاں کوئی بگوشِ دل کبھی میری
تو ظاہر اُس پہ ہو جائیگی ہمدم بے بسی میری

مجھے زندہ کہو مت ہیں تو ہوں مصداقِ "لَا یَحْیٰی"
کہ سیلِ غم بہا کر لے گیا ہے زندگی میری

سُنا ہے "ہر کمالے را زوالے" لیک حیرت ہے
ہمیشہ ہی مصیبت کیوں ترقی پر رہی میری

نہ چھیڑو اسکو تم ہرگز یہ عالم پھُونک ڈالیگی
غمِ دیں کی یہ چنگاری جو ہے ابتک دبی میری

یقیناً ایک دن یہ ظلم کا تختہ اُلٹ دیگی
کہ ضائع جا نہیں سکتی فغاں زیرِ لبی میری

مجھے بھی تجھ سے اُلفت ہے جو مجھ سے تجھ کو اُلفت ہے
نہ مجھ کو چھوڑ کر جانا کبھی اے بے بسی میری

مجھے دُنیا سے کیا مطلب ہیں دیں کی ہو گئی شیدا
نہیں کیوں چھوڑتی جاں کو یہ دُنیائے دُنی میری

نہیں ممکن کہ نزہت بحرِ غم سے پار ہو جائے
نہ کشتی کو چلائے جب تلک اُمیّ اپنی میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ ارکانِ اسلام

جمیلہ صاحبہ ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بنی الاسلام علیٰ خمسٍ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ (الحدیث) اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے:-

(۱) کلمۂ شہادت۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

(۲) پانچ نمازوں کا ہر روز ان کے وقتوں پر ادا کرنا۔

(۳) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(۴) زکوٰۃ ادا کرنا۔

(۵) بشرطِ استطاعت بیت اللہ کا حج کرنا۔

کلمۂ شہادت میں نہ صرف خدا اور رسولؐ پر ایمان لانے کا اقرار پایا جاتا ہے بلکہ لفظ شہادت میں جس کے معنے گواہی کے ہیں غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے کا بھی اقرار موجود ہے۔ پس لفظ "میں گواہی دیتا ہوں" میں ایک مسلمان یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی توحید اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل نہیں میں ان کے پاس ان دونوں باتوں کی گواہی دوں گا یعنی میں اسلام کی تبلیغ کروں گا۔

دوسرا رکن نماز ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

نماز فرض عین ہے ہر ایک مرد اور عورت پر۔ اسکو جان بوجھ کر چھوڑنے والے کے لئے بعض احادیث میں وارد ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ مومن اور مشرک میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ قرآن مجید کی ایک آیت ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو نماز قائم نہیں کرتا وہ مشرکوں میں سے ہوتا ہے۔ اور نماز کے تارک کے لئے جہنم کی سزا ہے۔ قرآن شریف میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ الآیۃ۔ یعنی جنتی مجرموں سے پوچھیں گے کہ دوزخ میں تم کو کس نافرمانی نے پہنچایا؟ وہ جواب دیں گے اس بات نے کہ ہم نمازی نہ تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے وہ ایمان کو چھوڑتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اِس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات میں فرق آجاتا ہے۔ اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اُسے دل کی تسکین، آرام و محبّت کے سوا اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا شروع کیا ہے۔ تب ہی سے اسلام کی حالت بھی زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نماز سنوار کر پڑھی جاتی تھی غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دُنیا کو زیر پا کر کے دکھا دیا تھا جب اسے ترک کیا تو وہ خود متروک ہو گیا۔" (فتاویٰ احمدیہ)

تیسرا رُکن ماہ رمضان کے روزے رکھنا جو روزے شریعت سے ثابت ہیں اُن کی چار قسمیں ہیں۔ اوّل فرضی، دوم نفلی، سوم نذری، چہارم کفارہ کے طور پر۔ اوّل فرضی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر مقرر کئے گئے ہیں اور جن کا رکھنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے جو انکار کرے وہ کافر ہے اور جو ان کو نہ رکھے وہ سخت گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ وہ روزے ماہِ رمضان کے ہیں۔ جو شخص صحت کے ساتھ اپنے اہل میں موجود ہو اُس پر رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے۔ اگر وہ ایک دن کا بھی روزہ چھوڑے گا تو ایسا گنہگار ہوگا کہ تمام عمر کے روزے بھی اُس کی طرف سے کفایت نہیں کریں گے۔ ہاں جو شخص مسافر یا بیمار ہو وہ اور دنوں میں ان روزوں کو ادا کر سکتا ہے۔ اور جو دائم المریض ہو یا پیرِ فرتوت ہو یا حاملہ ہو یا دُودھ پلانے والی عورت ہو اُن پر روزہ نہیں۔ یہ ہر روز ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ کے ادا کریں۔ اور رمضان میں بھُول کر ایسا کام کرنا جس سے روزہ ٹُوٹتا ہے جیسے کھانا پینا اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کوئی غلطی سے سمجھ لے کہ شام ہو گئی ہے حالانکہ ابھی شام نہیں ہوئی تھی یہ شخص اس روزہ کی قضا کرے گا۔ اور جو شخص رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد جان بُوجھ کر روزہ توڑے حالانکہ اُس کو کوئی عُذر مرض یا سفر کا نہیں تو ایسے شخص کے لئے کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو یا غلام نہ ملے تو ساٹھ دن کے متواتر روزے رکھے۔ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے چوتھا رُکن ہے۔ جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو وہ اگر اُسے ادا نہیں کرتا تو وہ اپنے ایمان کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ (سورہ توبہ آیت ۲) یعنی کفار اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اِس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص اِن تینوں باتوں میں کسی بات کا تارک ہو وہ مسلمان نہیں ہے۔

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبّت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضا جوئی اور محبّت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرص اور بُخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف رُوحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کریں تو اس سے ہمارے مالوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ یہ محض شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ (سورۂ روم آیت ۴۰) یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دو گے تو ایسے طور پر دینے والے (اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ) بڑھاتے ہیں۔ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ سورہ سبا آیت ۴۰) یعنی جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اُس کی بجائے اَور دے گا اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

حج تمام عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔ حج کی چار شرطیں ہیں۔ اخراجاتِ سفر اور سواری اور صحتِ بدنی۔ اور راستہ کا امن۔ نیز یہ کہ اُس کے پاس گھر کے اخراجات کے لئے بھی کافی رقم ہو جس شخص میں یہ شرائط پائی جائیں اُس پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ گو حج عمر میں ایک دفعہ کرنا فرض ہے لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو توفیق پانے کے وقت پہلے سال ہی حج کر لیتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح حج کو پیچھے نہیں ڈالتے جو ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہم اگلے سال حج کریں گے۔ یہاں تک کہ انہیں موت آجاتی ہے اور خدا کے فریضہ کو بجا لائے بغیر اس دارِ فانی سے انتقال کر جاتے ہیں +

بقیہ نتیجہ امتحان از صفحہ ۲

نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	نمبر حاصل کردہ
۲۴	سلطانہ عزیز صاحبہ	بلاک ج حلقہ نمبر ا	۴۸/۱۰۰
۲۵	رشیدہ بنت عبدالرحمٰن صاحب	؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۷
۲۶	امۃ الحفیظ طاہرہ صاحبہ	احاطہ مستورات	۴۳
	بیرونی لجنات		
	چنیوٹ۔ ضلع جھنگ		
۱	بشریٰ بیگم بنت شیخ فضل احمد صاحب	چنیوٹ	۶۷
۲	حسینہ فرحت بنت مولوی ظل الرحمٰن صاحب	؍؍	۵۱
۳	صالحہ اختر ؍؍ شیخ فضل احمد صاحب	؍؍	۶۶
	ضلع لائلپور		
۴	امۃ العزیز صاحبہ سیکرٹری لجنہ	لائلپور ؍؍	۹۳
۵	زبیدہ بیگم اہلیہ شیخ محمد یوسف صاحب	لائلپور	۳۸
۶	سعیدہ بیگم ؍؍ ؍؍ عبدالقادر	؍؍	۲۹
۷	امۃ الرؤف صاحبہ	؍؍	۴۷
	ٹوبہ ٹیک سنگھ		
۸	سیدہ صدیقہ بنت شیخ اقبال حسین		۷۸
۹	محمودہ بیگم		۳۸
۱۰	بشریٰ پروین		۸۴
	قلعہ صوبا سنگھ		
۱۱	فاطمہ بنت چوہدری عبداللہ خاں		۹۳
۱۲	حنیفہ بیگم بنت اللہ دتہ صاحب		۸۱

باقی صفحہ ۳۰ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داستانِ مہجوری

پیارے مرکزِ اوّل کے گوش گزار

شمیم

پیارے مرکز! تیری قدسیّت کے مَیں ہر دم نثار ہجر میں تیرے رہی تھی مدّتوں زار و نزار
تیری فرقت نے کئے جیب و گریباں تار تار اور جدائی میں تری سینہ رہا میرا افگار

کس طرح مَیں نے گزاری تھی وہ مدّت بیقرار
کس طرح لمبے زمانے تک، کیا کی انتظار

اِس طرف سوزِ دروں رکھتا تھا پیہم دلفگار اُس طرف قسمت کی رسّی میں تھے پھندے صد ہزار
اِس طرف آتش فشانی تھی جگر کی شعلہ بار اُس طرف اشکوں کی لڑیاں یاد پر تیری نثار

کان تیرے نغمۂ تقدیس سننے کے لئے
اور احساسِ عقیدت تجھ سے ملنے کے لئے

ہاں قدم بوسی کو تیری، رُوح یہ سیماب تھی تیرے جلووں کی تڑپ میں، ہر گھڑی بیخواب تھی
اے دیارِ پاک! میری آرزو بے تاب تھی جلوہ گاہِ قدسیاں! مَیں ماہیٔ بے آب تھی

آخرش بر آئیں اُمّیدیں دلِ مہجور کی
رحمتِ باری نے میری اِلتجا منظور کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرچہ میں بیمار تھی، معذور تھی، مجبور تھی
اپنی اس خوبیٔ قسمت کی مگر مشکور تھی
دور افتادہ، تری آغوش میں مستور تھی
اور ضیاؤں میں تری بے پناہ مسرور تھی

پر یکایک آگ پھر بجھ کر فروزاں ہو گئی
میری ساری آرزوئیں لیکے حسرت سو گئی

یعنی ناکامیٔ قسمت کا نہ تھا کوئی علاج
چارہ گر مجبور تھے خنداں تھا قدرت کا مزاج
مدتوں کی تشنہ لب، پر کون سنتا احتجاج
چھوٹنے کا تجھ سے غم، پر کون رکھتا غم کی لاج

دل تڑپتا رہ گیا حسرت مچلتی رہ گئی
وہ لگا سینہ پہ چرکہ ہاتھ ملتی رہ گئی

تیری حسرت کو لئے پہلے گزارے تین سال
ایک پل اور اک گھڑی یوں تھے کہ جیسے ماہ وسال
کٹ گئی آخر وہ مدت، مٹ گئے سارے ملال
پھر ترے سر سے نئی گنتی کا یہ آیا وبال

کیا تجھے ملحوظ بھی کچھ خاطرِ ناشاد ہے
یاد میں تیری کٹی جو عمر بے بنیاد ہے

اپنی شمع سے نہ پروانے رہیں گے دور دور
اس میں کیا شک ہے کہ تجھ سے آملیں گے بالضرور
میں مگر افتادگیٔ تقدیر سے ہوں ناصبور
اس ستمگر کا ستم ڈالے نہ پھر کوئی فتور

اک نگاہِ لطف کی ہے التجائے جانِ جاں!
تجھ سے مل کر پھر نہ بچھڑوں، کر عطا ایسا نشاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہ العالمین کے حضور

حفیظ الرحمٰن واحد ربوہ

عید کا چاند دکھائی دینے پر شہر سے گولے چلنے کی آواز آئی۔ میں اپنی کانپتی ہوئی ٹانگوں کے سہارے گھر کے صدر دروازے سے باہر نکلا۔ ہر طرف رونق ہی رونق نظر آتی تھی۔ آج مسجد کے پاس والے مختصر سے میدان میں معمول سے زیادہ لوگ جمع تھے مگر تمام کی نظریں مسجد کے بلند سفید اور خوبصورت میناروں سے ہوتی ہوئی آسمان تک پہنچ رہی تھیں۔ ہر طرف سے آوازیں آرہی تھیں۔

"وہ دیکھو درخت کے ذرا سا دائیں میری انگلی کی عین سیدھ میں۔"

میں بھی اپنی نظریں آسمان پر جمائے آہستہ آہستہ اُس جھمگٹے کے قریب جا کھڑا ہوا۔ اور لوگوں کے اشاروں کے مطابق اپنی نظریں اِدھر اُدھر آسمان پر دوڑانے لگا۔ ہلکی سی تگ و دو کے بعد میری نظریں بالکل باریک اور تیز چاند پر جا پڑیں۔ وہ نشتر بن کر میرے دل میں اُتر گیا اور آنسو بن کر آنکھوں میں تیرنے لگا۔ میں نے فوراً اپنے جذبات کو قابو میں کیا اور اِس خیال سے کہ صرف ایک بدنصیب کیوں اتنے جھمگٹے کی خوشی میں خلل انداز ہو، میں نے آنسوؤں کو زبردستی واپس اپنی آنکھوں میں جذب کیا اور کانپتے ہوئے ہاتھ دُعا کیلئے اُٹھا دیئے۔

مختصر سی دُعا کے بعد عجیب خیالات میں کھویا ہوا گھر کی جانب روانہ ہوا۔ صحن میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سامنے والے کمرے کے دروازے کے پاس ننھا رشید اپنے دونوں ہاتھوں سے دروازے کی چوکھٹ کو تھامے ایک پاؤں کمرے کے اندر اور ایک باہر رکھے کمرے کے اندر جھانک رہا ہے۔ پھر جلد ہی وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ باورچی خانے کی سمت بڑھا۔ اور اسی انداز سے اس کا بھی متلاشیانہ نگاہوں سے جائزہ لیا مگر کچھ نہ پایا۔ اسے نہیں معلوم مگر میں جانتا ہوں کہ آج سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے جب وہ دودھ پیتا بچہ تھا وہ اپنی آنکھیں بہت حد تک چوڑی کر کے اِدھر اُدھر دیکھتا۔ اور جونہی اُمّی پر اُس کی نظر پڑتی تو بے اختیار اُسکے مُنہ سے نکلتا "اں آں گاں" اور اُس کے چہرے پر معصوم مسکراہٹ دَوڑ جاتی۔ آہستہ آہستہ اُس کا لہجہ بدل گیا۔ اب اُس نے بڑے ہی اچھے انداز میں "امّاں" کہنا شروع کر دیا تھا۔ اور آج وہ اُسی کی تلاش میں تھا۔ مگر اُسے کیا معلوم تھا کہ وہ ہستی جس کے قدموں تلے جنت تھی وہ یہاں موجود نہیں۔ وہ تو آج سے سات روز قبل اِس فانی دُنیا سے رخصت ہو چکی ہے۔

"کیا بات ہے رشید؟" میں نے چہرے کو بشاش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بناتے ہوئے کہا۔ اور وہ نہ جانے سامنے کی دیوار کو دیکھتے ہوئے کن سیرتوں میں کھوگیا۔ غالباً وہ اس غیر معمولی سمتے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر اُس کا ننھا سا دماغ شاید موت کا حقیقی مطلب سمجھنے سے قاصر تھا۔

"آؤ رشید میاں! نماز پڑھیں"! مَیں نے بات کا رُخ بدلتے ہوئے کہا۔ اور خود وضو کر کے نماز مغرب کیلئے کھڑا ہو گیا۔ ایک عظیم صدمے کی وجہ سے میری زبان خدا تعالےٰ کی تعریف کرتے ہوئے رُکی۔ مگر جلد ہی اُس میں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی صدا پیدا ہوئی۔ اور سورۃ فاتحہ میری زبان پر تھی۔ ایسا محسوس ہوا گویا زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے حقیقی اور با انصاف حاکم کے سامنے کھڑا ہوں۔ جس کا نام لیتے ہی انسان ہزاروں مصائب اور مشکلات بھول جاتا ہے اور اسے یُوں محسوس ہوتا ہے جیسے ماں سے بھی زیادہ ہمدرد کے قریب کھڑا ہے۔ یکایک میرے دماغ میں یہ الفاظ گونجے:۔

"مرنے والا انسان اپنے ساتھ کچھ بھی نہیں لے جاتا سوائے اپنے نیک اعمال کے اور اُس اولاد کی دُعاؤں کے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑتا ہے کہ اُس کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کریں۔"

اور مَیں جھٹ سجدے میں گر گیا۔

"میرے مولا! ہماری امّاں جان کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے۔ ہم ننھے ننھے بچے تھے اُس نے ہماری پرورش کی۔ ہمارے پالنے کیلئے سخت سخت تکلیفیں اُٹھائیں۔ جب ذرا سنبھلے تو ایک صحیح مسلمان ماں کی طرح ہماری تربیت کی اُس کی آنکھیں ہماری بڑھتی ہوئی عُمر کو دیکھ کر خوشی سے بھرپُور ہو جاتی تھیں۔ اُن آنکھوں کے پیچھے یہ پُر زور خواہش جھلکتی تھی کہ خدایا دیکھوں تو میرے بچے کیسے نکلتے ہیں۔ اُس نے اپنے فرائض نہایت احسن طور پر پُورے کئے۔ مگر تیرے پاس جانے کی وجہ سے اُسکے نتائج دیکھنے کی مہلت نہ ملی۔ میرے مولا! ہم نے تو ابھی ذرا بھی خدمت نہ کی تھی۔ ارحم الراحمین! اب ہم صرف اُس کی قبر پہ ہاتھ اُٹھانے کو موجود ہیں اور اُسی کی مغفرت کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ اِلٰہ العالمین! اسے جنّت کے اعلیٰ مقامات میں جگہ دے۔ تیرا وعدہ ہے کہ اولاد کی دُعا مرنے والے کے ساتھ جاتی ہو سو ہماری دُعا کو شرفِ قبولیّت بخش!"

جب خدا تعالیٰ کے دربار سے فارغ ہو کر مَیں نے اِس فانی دُنیا کے دائیں اور بائیں بسنے والوں کو "السّلام علیکم" کہا تو اُس وقت کافی اندھیرا ہو چکا تھا۔ آسمان پر چند ایک تارے ایک گنہ گار بندے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے مگر میرا دل تسلّی پا چکا تھا؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ابن قاسمؓ نے جھاڈے پر رے ماےتھے

انوری سلطانہ صاحبہ
سلطانپورہ لاہور

حال ہی میں کراچی سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ایک بڑے ٹیلے کے نیچے ایک قصبے کا نام و نشان ملا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ شہر آٹھویں صدی عیسوی کا ہے۔ اور یہ وہی مقام ہے جہاں سندھ کے فاتح حضرت محمدؐ بن قاسمؓ نے اپنی فوجیں اُتاری تھیں۔ یہاں سے تانبے کے سکے اور عربی حروف کندہ خط ملے ہیں جن کی بناوٹ اور خطاطی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عرب حکمرانوں کے حکم سے رائج تھے۔ اِن آثارِ قدیمہ کی مزید تحقیقات باقاعدہ طور پر شروع کر دی گئی ہے۔

آپ نے اپنی تاریخ کی کتابوں میں محمدؐ بن قاسمؓ کے ذکر میں دیبل کا نام تو ضرور پڑھا ہوگا۔ اس کے متعلق آج ایک کہانی سُناتے ہیں۔

یہاں ایک عظیم الشان قلعہ دریائے سندھ کے کنارے پر واقع تھا۔ محمدؐ بن قاسمؓ کے حملے کے وقت یہاں ہندو راجہ داہر حکمران تھا۔ اس کے عہدِ حکومت میں دیبل کو نہایت مضبوط کیا گیا۔

دیبل شہر کے وسط میں ایک بہت بڑا مندر تھا۔ جس کا گنبد شہر کی تمام عمارتوں سے بڑا اور خوبصورت تھا۔ اور اتنا بلند تھا کہ دُور دُور سے صاف دکھائی دیتا تھا۔ اُس گنبد پر ایک جھنڈا نصب تھا۔ جس کا پھریرا سبز ریشم کا تھا۔ اس کے چار حصے تھے اور یہ جھنڈا اس طریقے پر نصب کیا گیا تھا کہ جب پھریرے کو کھول دیا جاتا تو یہ چاروں طرف گھومتا تھا۔

جب کوئی دشمن دیبل پر حملہ آور ہوتا تو جھنڈے کو کھول دیا جاتا۔ جس کو دیکھتے ہی قلعہ کی تمام محافظ فوج دشمن سے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتی۔ گویا یہ جھنڈا نقارے کا کام دیتا تھا۔

جب لشکرِ اسلام دیبل کے سامنے نمودار ہوا تو محافظوں نے جھٹ پھریرے کو کھول دیا۔ محمدؐ بن قاسم نے قلعہ کے چاروں طرف قلعہ شکن مشینیں جنکو عرب منجنیق کہتے تھے مناسب جگہوں پر لگا دیں تاکہ بوقتِ ضرورت ان کے ذریعے بڑے بڑے پتھر برسا کر قلعے کی فصیل کو توڑا جا سکے۔

طرفین میں لڑائی شروع ہوئی اور برابر سات دن تک ہوتی رہی۔ خوب زور کا رن پڑا۔ آٹھویں دن علی الصبح لڑائی شروع ہونے کو ہی تھی کہ ایک برہمن قلعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے باہر آیا۔ اور جان کی امان مانگتے ہوئے محمد بن قاسمؒ سے عرض کی :۔

"اے امیر عادل! ہماری مقدس کتابوں میں لکھا ہے کہ سندھ کو لشکرِ اسلام فتح کرے گا۔ مگر اس جھنڈے میں ایسا طلسم ہے کہ جب تک اس کو نہ توڑا جائے قلعہ کو فتح کرنا ناممکن ہے۔"

یہ سُنکر محمد بن قاسمؒ نے منجنیقوں کے افسر کو بُلایا اور حکم دیا کہ اگر تم اس جھنڈے کو توڑ دو تو میں تمہیں دس ہزار درہم انعام دوں گا۔

افسر نے کہا۔ میں ابھی اسے توڑتا ہوں۔ اگر نہ توڑا تو آپ میرے بیشک ہاتھ کاٹ دیں۔

تو یں روز اُس افسر نے سب سے بڑے منجنیق کو درست کر کے موقع پر لگایا اور ایک بڑا پتھر اس طرح نشانے پر پھینکا کہ جھنڈا چور ہو کر زمین پر آ رہا جھنڈے کا ٹوٹنا تھا کہ قلعہ والوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ اوسان خطا ہو گئے اور معمولی سی جھڑپ کے بعد مسلمان قلعہ پر قابض ہو گئے۔

یہ ہے مختصر سی کہانی اُس شہر پر مسلمانوں کے قابض ہونے کی کہ جس کے آثار اب نمودار ہوئے ہیں +

بقیہ نتیجہ امتحان از ۲۴

نمبر شمار	نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
۱۴	امۃ الرشید بنت حکیم فیروز الدین صاحب قلعہ صوبا سنگھ	۴۷/۱۰۰
	ڈگری سندھ	
۱۵	سردار اختر اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	۴۴
۱۶	رضیہ بیگم اہلیہ چوہدری عبد الرشید صاحب	۵۶
۱۷	بیگم مرزا مبارک احمد صاحب	۹۴
۱۸	منظورہ بیگم اہلیہ مرزا محمد احمد صاحب	۴۰
۱۹	سرور ہمشیرہ شریف احمد صاحب	۸۳
	کنری سندھ	
۲۰	خورشید زہرہ بنت صالح علی صاحب	۸۰
	نجیب آباد سندھ	
۲۱	امۃ الحفیظ بیگم سید عبد العزیز	۸۵
	ملتان چھاؤنی	
۲۲	محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب	۹۶ اول
۲۳	منورہ سلطانہ بنت عبد الغنی صاحب	۳۸
۲۴	امۃ الحفیظ اختر	۴۸
۲۵	سیدہ مبشرہ سلطانہ بنت عبد الغنی صاحب	۳۹
۲۶	صفیہ خانم بیگم چوہدری عنایت اللہ صاحب	۴۲
	کیمبلپور	
۲۷	عقیلہ بیگم بنت میاں بشیر احمد صاحب	۳۸
۲۸	زینب خاتون اہلیہ مرزا عبد الرؤف صاحب	۸۰
	کوٹ رادھا کشن	
۲۹	فرحت جہاں بنت ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب	۸۴
۳۰	مسرت جہاں بیگم	۷۵
۳۱	طاہرہ سکینہ بنت صوبیدار کرم دین صاحب چک ۹۶ گ ب	۴۴
	راولپنڈی	
۳۲	منیرہ اشرف صاحبہ	۴۴

(باقی صفحہ ۳۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہیر عالم کے اقوال

بیگم سید عبد العزیز حبیب آباد

۱۔ اپنی رُوح کو نیک خیالات، نیک الفاظ اور نیک اعمال سے پاک کر لو۔

۲۔ جو کچھ اپنے لئے قابلِ نفرت معلوم دے وہ کسی اور انسان کے ساتھ روا نہ رکھ۔

۳۔ گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند ہوتا ہے۔ مگر انجام جہاز کے رسّے کی مانند مضبوط اور ناقابلِ شکست ہوتا ہے۔

۴۔ سب سے بڑی عظمت اُسے حاصل ہے جو پانی کی طرح دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور بغیر کسی پس و پیش کے اُس ادنیٰ سے ادنیٰ جگہ کو بھی پُر کر دیتا ہے۔ جسے کہ اور سب ناپسند کرتے ہیں۔

۵۔ اپنے دشمنوں سے بھی مہربانی سے پیش آؤ۔ کیونکہ درخت اُس شخص پر سے بھی اپنا سایہ نہیں ہٹاتا جو کلہاڑا لے کر اُسے کاٹنے آتا ہے۔

۶۔ (۱) قتل و خونریزی (۲) چوری (۳) بے عصمتی (۴) جھوٹ۔ اِن چار بڑے گناہوں سے بچو۔ اور دُنیاوی ساز و سامان کی جھوٹی محبت میں نہ پھنسو۔

۷۔ اپنے بزرگ، والدین، بیوی، بچوں، دوستوں، ساتھیوں، نوکروں اور رُوحانی رہنماؤں کے لئے اپنے فرائض کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤ۔

۸۔ اعتماد زندگی کی ابتدا ہے اور محبت اُس کی انتہا ہے۔

۹۔ نیک انسان کی تین علامات ہیں۔ (۱) سمندر کی مانند فیاض۔ (۲) سورج کی مانند مہربان (۳) اور زمین کی مانند منکسر المزاج۔

۱۰۔ ہمیشہ اکل حلال (قوتِ بازو سے پیدا کی ہوئی روزی) کھایا کرو۔ اِس سے اخلاق وسیع ہوتا ہے۔ گناہ کرنے کی طرف طبیعت نہ راغب ہوتی ہے۔ نہ وقت ملتا ہے۔ نیک عادات خصلتیں بن جاتی ہیں۔ دین و دُنیا دونوں سنورتے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں کیلئے کہانیاں

فقیر مرزا دوالمیالی

محمد نذیر صاحب فاروقی ربوہ

فقیر مرزا دوالمیال ضلع جہلم کا رہنے والا خود کو مُلہم اور ولی اللہ بیان کرتا تھا۔ وہ دعویدار تھا کہ دربارِ رسالتمآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں صاحبِ اعزاز خاص ہے دوالمیال میں حافظ شہباز صاحب ایک احمدی تھے۔ ایک روز مرزا مذکور پندرہ بیس اشخاص کو لے کر اُن کے مکان پر آگیا۔ اور کہنے لگا کہ مَیں تمہارے مقابلہ کے لئے آیا ہوں۔ حکیم کرمداد صاحبؓ مرحوم جو مخلصینِ سلسلہ میں ایک ممتاز و مؤقر انسان تھے۔ اُنہوں نے فقیر مرزا سے اُن کا مطلب اور اِس یورش ناگہانی کی وجہ دریافت کی۔ تو مرزا مذکور نے کہا۔ کہ مَیں مرزا غلام احمد صاحب (مسیح موعود علیہ السلام) کو اُن کے دعویٰ میں کاذب یقین کرتا ہوں۔ مَیں صاحب الہام ہوں۔ اور مجھے بارہا بتلایا گیا ہے کہ تو مہدی موعود کے مخلصینِ اولیٰ میں سے ہوگا۔ مگر مَیں مِیرزا غلام احمد صاحب کا اس وقت تک مخالف ہوں

اگر وہ اپنے دعویٰ میں صادق ہوتے تو مَیں سب سے اوّل اُن کی تصدیق کرتا۔ نیز مجھے دکھلایا گیا تھا کہ مشرق سے ایک روشنی نمودار ہوئی ہے جو مغرب کی طرف جاکر پھیل گئی ہے اور خروجِ مہدی کا نشان ہے۔ مگر اِس وقت تک وہ روشنی نمودار نہیں ہوئی۔ اور یہ رموز مرزا صاحب کے دعویٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور آج ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ ہجری کی رات کو مَیں نے دیکھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر سخت آفت آسمانی نازل ہوگئی۔ اور ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ ہجری تک ممکن ہے کہ (نعوذ باللہ) اُس کی موت ذلت سے واقع ہو یا سلسلہ تباہ ہو جائے۔ تم احمدی تائب ہو جاؤ اور میرا اقرار نامہ تحریری دربارہ موت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح موعود علیہ السلام) جو مَیں لکھ دیتا ہوں اخبارات میں شائع کرا دو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو یہ لوگ گواہ ہیں۔ کہ تم ایک جھوٹے انسان کی متابعت کر رہے ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ فقیر مرزا نے ایک اقرار نامہ بدیں مضمون لکھ دیا۔ کہ مَیں نے بارہا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ خواب میں زیارت کی۔ اور عرش معلّےٰ تک میرا گذر ہوا ہے۔ میرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ مجھے بذریعہ الہام بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ ۲۷۔ماہ رمضان تک (نعوذ باللہ) خائب و خاسر ہوگا اور اس کا سلسلہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر یہ پیشگوئی ۲۷۔ماہ رمضان تک پُوری نہ ہوئی۔ اور مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کا سلسلہ تباہ نہ ہوگا تو مجھے سنگسار کیا جائے۔ قتل کیا جائے۔ یا جو بھی سزا پسند خاطر ہو۔ دی جائے۔ میرے ورثاء کو اس میں کوئی حیل و حجت کا حق نہ ہوگا۔ یہ ایک حق و باطل میں تمیز ہونے کا موجب ہوگا۔ اور خلقِ خدا فتنہ سے بچ جائے گی۔

چنانچہ اس تحریر پر قریباً بیس (۳۰) اشخاص نے بطور گواہ اور فقیر مرزا دوالمیالی نے بطور مُقِر دستخط کر دیئے۔

حکیم کرم داد صاحب مرحوم نے اس تمام واقعہ کی اطلاع بخدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیج دی۔ اور درخواست دُعا کی۔ حضورؑ نے دُعا فرمائی۔

یہ عجیب واقعہ ہے۔ کہ ۲۷۔رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۱ ہجری میں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے لئے تو خیر و برکت سے گذر گیا۔ اور لوگوں پر مرزا دوالمیالی کی پیشگوئی کا راز کھُل گیا۔ مگر ۲۷۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۲ ہجری کو یعنی اقرار لکھنے سے پورا ایک سال بعد وہ طاعون کا شکار ہوگیا۔ بلکہ اس کی موت سے ایک روز قبل اس کی بیوی مری۔ اور اُس کی موت کے بعد اُس کی لڑکی طاعون سے مری۔ اور مرزا دوالمیالی کی موت خود اُس کے کاذب ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صادق ہونے پر ایک نشان کا موجب ہوئی۔ کہ جھُوٹے مُلہم کو مہلت نہیں دی جاتی +

مِصباحی بہنیں

مضامین صاف سُتھرے خط سے ایک کالم میں لکھا کریں اور ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ ہوسکتا ہے بعد میں آنیوالے مضامین وقت کی تنگی کی وجہ سے شائع نہ ہوسکیں ——— (مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُسلم سے خطاب

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمود صاحب لاہور

اگر جینا ہے تو جینے کے کچھ سامان پیدا کر
مرے مُسلم! تُو اپنے درد کا درمان پیدا کر

میسّر جس سے آجائے تجھے کھوئی ہوئی عظمت
دوبارہ اپنے دل میں قوّتِ ایمان پیدا کر

غرض ثروت سے کیا تجھ کو تجھے دولت سے کیا حاصل
تُو اندازِ فقیرانہ میں شاہی شان پیدا کر

خدا خود ابرِ رحمت بھیج دیگا دیکھتا کیا ہے
ذرا تو ساغرِ دل میں مئے عرفان پیدا کر

"نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں"
اُٹھ اِس آئین سے تقدیر کے سامان پیدا کر

ابوبکرؓ و عمرؓ کی یاد تازہ کر زمانے میں
علیؓ کی سی شجاعت سطوتِ عثمانؓ پیدا کر

یہی محمود کا ہے مخلصانہ مشورہ تجھ کو
کہ سب کچھ چھوڑ کر دنیا میں قومی آن پیدا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۸ فروری سنہ ۱۹۵۱ء کو تین بجے شام پانچ ممبرات پر مشتمل پہلا تبلیغی وفد ربوہ سے چنیوٹ گیا۔

بیگم صاحبہ سید محمود اللہ شاہ صاحب کے ہاں غیر احمدی معزز مستورات کے لئے ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعض احمدی خواتین بھی علاوہ صدر لجنہ اور سیکرٹری لجنہ کے مدعو تھیں۔ زنانہ سول ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر، لیڈی ہیلتھ وزیٹر، بعض افسران شہر کی بیگمات، اسلامیہ سکول اور گورنمنٹ سکول کی استانیاں اور ضلع جھنگ کی A. D. I. (ایڈیشنل انسپکٹرس) مدعو تھیں۔

ناشتہ سے پہلے بھی بہت دیر تک باتیں ہوئیں اور ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کی گئی۔

ناشتہ کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب نے قادیان کے کچھ حالات سُنائے اور نصیرہ نزہت صاحبہ کے متعلق سبکو بتایا کہ یہ عنقریب ماریشس جانیوالی ہیں نیز یہ کہ ابتک جتنی بھی مبلغوں کی بیویاں باہر گئی ہیں وہ مبلغہ کی حیثیت سے نہیں گئیں۔ یہ پہلی عورت ہیں جو مبلغہ کی حیثیت سے اپنے خاوند کے ساتھ باہر برائے تبلیغ اسلام بھیجی جا رہی ہیں۔ دوران گفتگو میں بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب نے ان کو یہ بھی بتایا کہ ہمارے ربوہ میں قریباً دُنیا کے ہر حصہ کا آدمی موجود ہے۔ حال ہی میں ایک جرمن نومسلم اور ایک امریکن نومسلم کی شادیاں دو احمدی پنجابی لڑکیوں سے ہوئی ہیں۔ اور یہ شادیاں اسی غرض کے ماتحت کرائی گئی ہیں تاکہ قوموں کا باہمی تعصب دُور ہو۔ اِن باتوں نے اُن پر اچھا اثر کیا۔

یوم مصلح موعود پر شامل ہونے کیلئے سب کو دعوت دیگئی۔ جن میں سے بعض نے بخوشی آنیکا وعدہ کیا (چار پانچ عورتیں شامل بھی ہوئیں) باقیوں میں سے بعض نے اسدن آنے سے مجبوری کا اظہار کیا البتہ وعدہ کیا کہ ضرور کسی دن آنیکی کوشش کریں گی۔

دو تین نظمیں سُنا کر بھی حاضرات کو محظوظ کیا گیا بعض نے انکی تعریف بھی کی۔ اسکے بعد محترمہ اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے ہر ایک کو دو دو ٹریکٹ پیش کئے جنہیں اُنہوں نے بخوشی قبول کیا۔ (نام یہ تھے۔ احمدیت اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ احمدیت کا پیغام)

وفد میں مندرجہ ذیل ممبرات شامل تھیں۔

(۱) بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب

(۲) محترمہ اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

(۳) محترمہ اُستانی حمیدہ صابرہ صاحبہ

(۴) محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ

(۵) مسعودہ

امیر قافلہ اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ تھیں جنہوں نے بہت اچھی طرح نگرانی کی اور اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کئے۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔

رات ۹ بجے کی ٹرین سے یہ وفد واپس آیا۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے اِس پہلے قدم کو مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا پیش خیمہ بنائے اور اپنے فضل سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس حرکت میں برکت ڈالے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔ آمین!

مسعودہ صمد

تبلیغی وفد سرگودھا

مورخہ ۲۵ ماہ تبلیغ بروز اتوار زیر انتظام لجنہ مرکزیہ پانچ ممبرات پر مشتمل ایک گروپ جس میں بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب، صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ، محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، اہلیہ صاحبہ جناب عبدالشکور صاحب کنزے اور خاکسارہ تھیں۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی امارت میں سرگودھا کیلئے روانہ ہوا۔

ربوہ سے قریباً ۱۰ بجے روانگی ہوئی۔ ٹھیک تین بجے ہم سرگودھا امیر صاحب مقامی جناب مرزا عبدالحق صاحب کی قیام گاہ پر پہنچ گئے۔ ۳½ بجے غیر احمدی مستورات کو ٹی پارٹی پر مدعو کیا گیا تھا۔ اسی طرح وہاں ہی سرگودھا کی لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ جلسہ بھی مسجد احمدیہ میں رکھا گیا تھا جس میں وقت کی تنگی کی وجہ سے صرف محترمہ استانی صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ کنزے صاحب ہی شرکت کر سکیں۔ محترمہ اُستانی صاحبہ نے مستورات کے جلسہ میں مختصر تقریر بھی فرمائی۔

ٹھیک ساڑھے چار بجے مستورات کی آمد شروع ہوئی جن کی تعداد ۲۳ تھی۔ ان میں ۱۵ غیر احمدی تھیں ۔ غیر احمدی بہنوں کے لئے یہ ایک عجیب بات تھی ۔ کہ احمدی عورتیں ہماری ملاقات کے لئے ربوہ سے تشریف لائی ہیں جس پر انہوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ چائے شروع کرنے سے پہلے آدھ گھنٹہ تک سلسلۂ گفتگو جاری رہا۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی کا فرق بتایا گیا اور واضح کیا گیا کہ ہم میں اور آپ میں یہ مابہ الامتیاز ہے۔ جماعتی تنظیم اور تبلیغ کے متعلق بھی گفتگو ہوتی رہی۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ کنزے صاحب کو دیکھ کر اُن کو بہت حیرت ہوئی کہ ایک پنجابی لڑکی صرف احمدیت کی اشاعت کی خاطر اپنے ماں باپ اور وطن کی بھاری قربانی کا جذبہ لئے ہوئے ہے۔

غیر احمدی مستورات کے سوالات کا کما حقہٗ جواب دیا گیا۔ ایک غیر احمدی بہن لاجواب ہو کر کہنے لگیں کہ ہم کب حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ آئیں گے۔ نیز یہ کہ امام مہدی ایران سے ظاہر ہوں گے، اُن کے باپ کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کا نام اور اُنکی ماں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کا نام ہو گا۔

محترمہ اُستانی صاحبہ نے اِس کا برجستہ جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اِس سے مراد صرف مہدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خُو بُو پر ہونا ہے حقیقی معنی مراد نہیں ورنہ حقیقت میں بہت سا اختلاف موجود ہے جو کسی صورت میں حل نہیں کیا جا سکتا۔

غرضیکہ غیر احمدی بہنوں نے ہماری گفتگو کو نہایت مہذبانہ طریق سے سنا اور متاثر ہوئیں اور اقرار کیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعی مسلمانوں کو اتحاد کی بہت ضرورت ہے اور احمدی اِس ضرورت کو بہت حد تک پُورا کر رہے ہیں۔ سب بہنوں نے ربوہ آنے کا وعدہ کیا۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اُنہیں راہِ ہدایت پر گامزن فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ احمدی عورتوں کو اپنے آقا سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق عمل کر کے حقیقی رنگ میں خدمتِ احمدیت کی توفیق دے۔ تاکہ جلد سے جلد اکنافِ عالم میں پرچم احمدیت لہرائے۔ آمین ثم آمین!

سب سے آخر میں ہم جناب مرزا عبد الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے یہ نیک تقریب پیدا کی اور تمام امور کا تسلی بخش انتظام فرمایا۔ فجزاھم اللہ خیراً

امۃ اللہ خورشید

معذرت:- عاجز کی آنکھوں میں غبار بہت ہو گیا ہے۔ لکھنا پڑھنا کچھ کر نہیں سکتا۔ جو دوست دُعا کیلئے لکھتے ہیں اُن کے لئے دُعائیں کرتا رہتا ہوں مگر خطوں کے جواب نہیں دے سکتا۔ (مفتی محمد صادق ربوہ)

درخواست دُعا:- ہمارے مخالف رشتہ داروں نے ہم پر زمین کا جھوٹا مقدمہ دائر کر رکھا ہے اور ہماری جدّی زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تمام احمدی بہنیں ہماری اِس مقدمہ میں کامیابی کیلئے دُعا فرمائیں۔ (محمودہ بیگم اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل)

ضرورت ہے:- مجھے ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جو بچوں کی تربیت کے متعلق لکھی گئی ہوں۔ براہِ مہربانی اگر کسی بہن کو معلوم ہو کہ یہ کتابیں کہاں اور کس قیمت پر مل سکتی ہیں تو خاکسارہ کو بذریعہ خط یا پھر بذریعہ مصباح مطلع کریں۔ شکریہ!

نوٹ:- یہ تمام کتابیں اُردو میں ہوں یا پھر ہندی۔

خاکسارہ:- شکیلہ خاتون معرفت محبوب حسن صاحب وکیل محلہ تاتار پور بھاگلپور سٹی بہار۔ "بھارت"

نقد و تبصرہ

"مُعاون الاطبّا"

ہمارے پاس ماہنامہ "معاون الاطبّا" پہنچا ہے۔ اس کے ایڈیٹر الحاج حکیم نذر محمد خان صاحب انصاری پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ طبّی کانفرنس جھنگ ہیں۔ رسالہ کے مطالعہ کے بعد ہم اِس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ رسالہ بہترین طبّی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور ٹھوس طبّی معلومات کی حامل شخصیتیں اِس کی پُشت پناہ ہیں۔ طبِ یونانی کو زندہ و برقرار رکھنے کے لئے ادارہ "معاون الاطبّا" کی سعی مستحق مبارکباد ہے۔ عوام کو پاکستان میں معیارِ صحت برقرار رکھنے کیلئے اِس قسم کے مفید رسالوں کا پُرجوش خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

ماہنامہ "درویش"

قادیان دار الامان سے صدر بزمِ درویشاں اطلاع دیتے ہیں کہ وہ عنقریب ایک ماہنامہ "درویش" شائع کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ صفحات احمدی مستورات کے لئے مخصوص ہوں گے۔ جن کے لئے مضامین کی ضرورت ہے۔ تمام احمدی اہلِ قلم بہنوں کو مرکزِ مقدس سے نکلنے والے ماہنامہ کے ساتھ پوری پوری قلمی معاونت کرنی چاہیئے!

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسس ورک میں مرکز مع کونہ

ترکیب :- گول دائرہ کو چین اسٹیچ سے کاڑھیئے - اور درمیانی بڑے پھول کی بھی چین اسٹیچ سے حدبندی کیجئے - چھوٹے چھوٹے پھول لیزی ڈیزی اسٹیچ اور کشمیری کڑھت سے مکمل ہوں گے - بڑے پھول کی درمیانی بندکیاں ناٹ اسٹیچ (زنیرہ) سے پُر کریں - اس کے بعد تمام خاکہ کراس اسٹیچ بھر دیں - اگر دوسوتی پر یہ خاکہ ٹریس کیا جائے تو بہتر رہیگا - لٹھا پر بھی یہ کام ہوسکتا ہے -

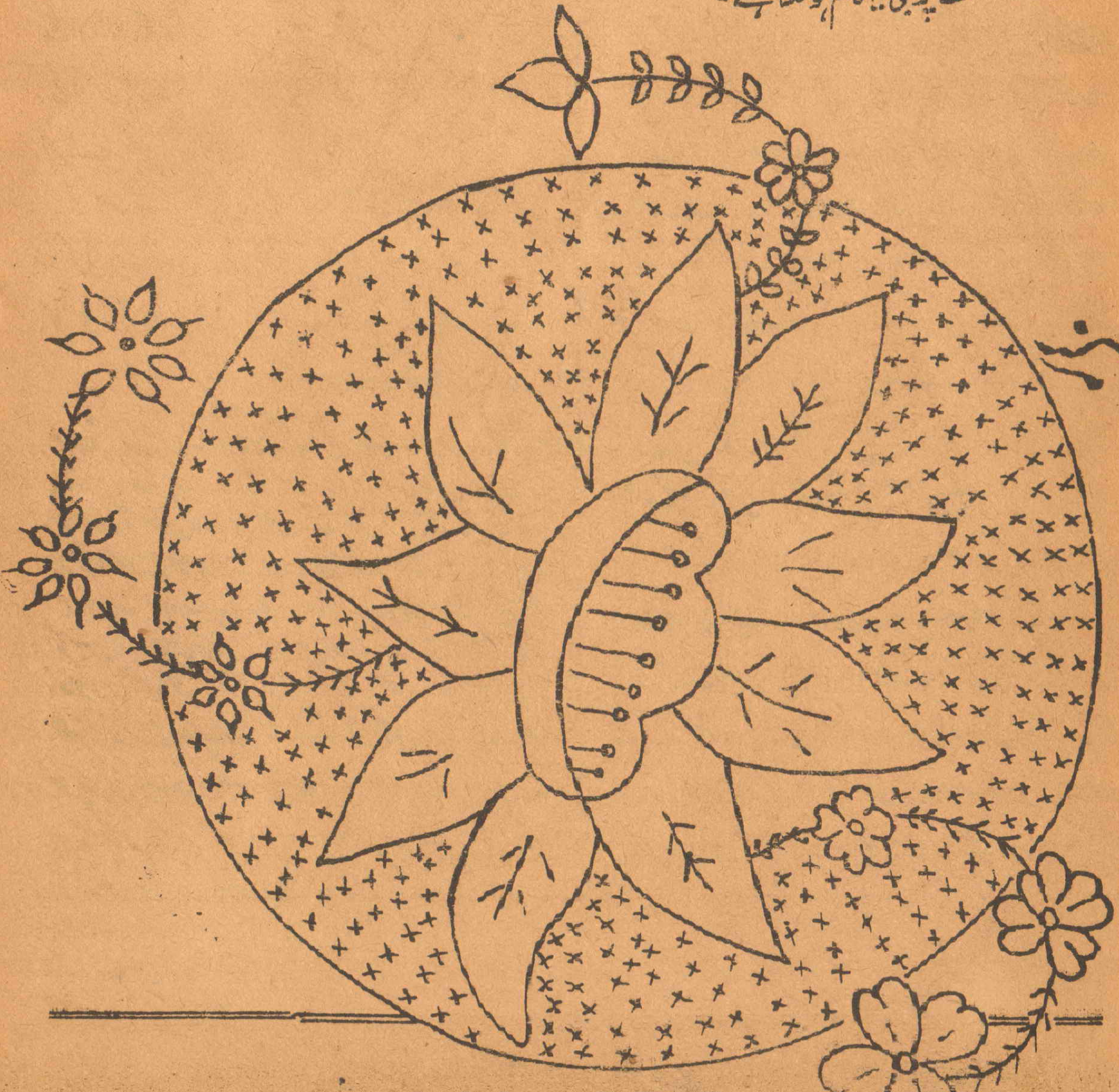

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رنگ حسب پسند لگائیں لیکن یہ خیال رہے کہ جو رنگ بڑے پھول کی حد بندی کے لیے استعمال کیا جائے وہ گاڑھا ہو۔ اور جس سے زمین پُر کی جائے وہ ہلکا ہو۔ کپڑے کو فریم میں کس کر رکھا جائے نہیں تو جھول پڑ کر سب خوبصورتی جاتی رہے گی۔

درمیانی پھول کی پنکھڑیوں کو ٹانکوں سے بھرا نہ جائے۔ صرف چین سٹیچ سے حد بندی کی جائے۔ بصورتِ دیگر خوبصورتی میں فرق آجائے گا۔

حسن آراء بٹ
گوجر خان
ضلع راولپنڈی

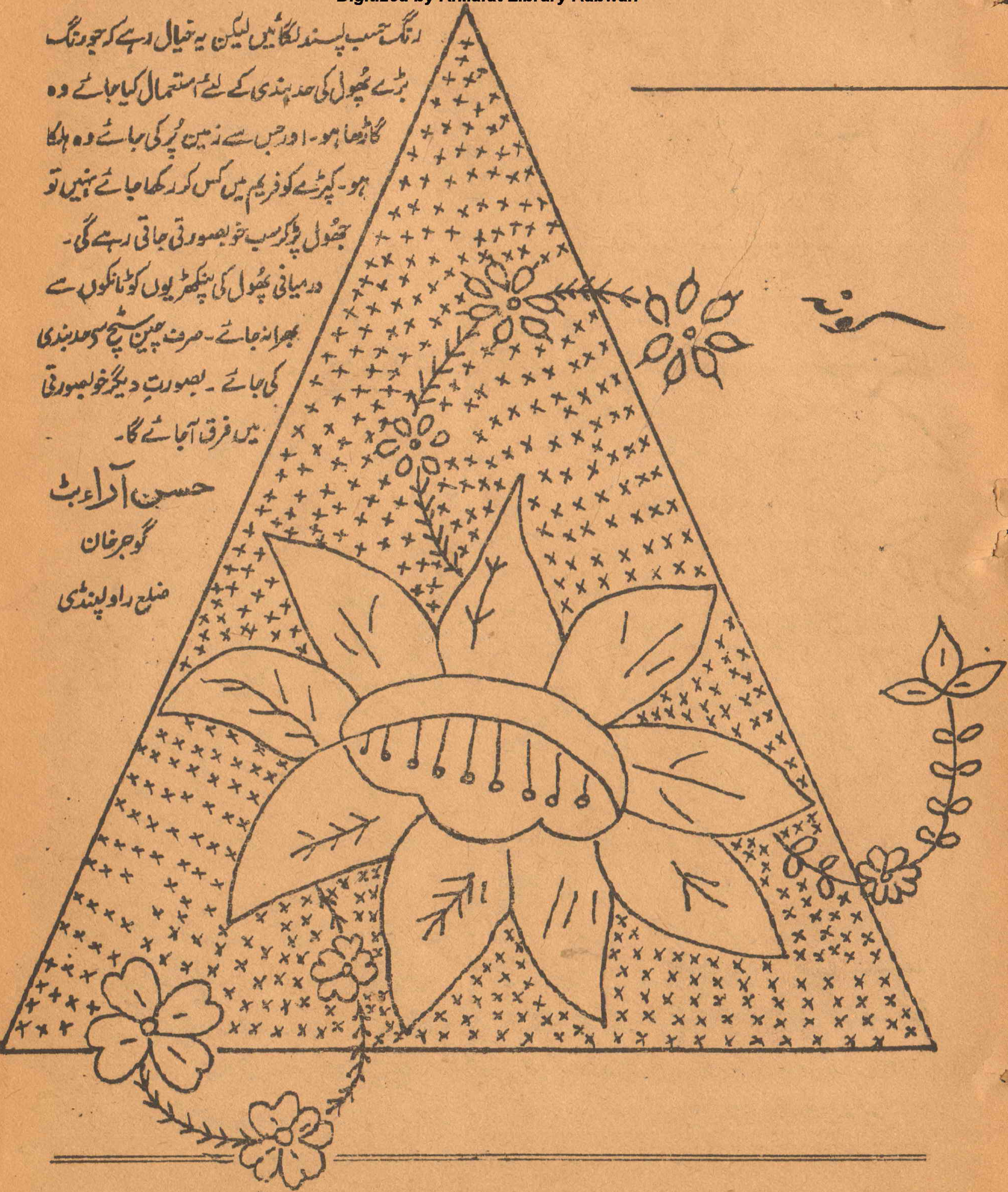

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیو ماڈل گلدستہ

رنگوں کی ترتیب

پتیاں سبز - ڈالیاں اور پتیوں کی نسیں نسواری - پھول شوخ زرد سُرخ اور جامنی - زرد اور سرخ رنگ کے پھولوں کا زیرہ اور نسیں سیاہ - جامنی پھولوں کا زیرہ اور پتیوں کی لکیریں - زرد -

ایم - صادقہ - میر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

(نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۲۷۵۴:۔ مَیں خواجہ ظہور الدین معروف خواجہ نجم الدین صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ کوٹھی ۲۷۳ وکٹوریہ روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کُل منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے واپس ملنے پر اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمدنی مبلغ -/۲۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خواجہ ظہور الدین معروف خواجہ نجم الدین صاحب انسپکٹر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کوٹھی ۲۷۳ وکٹوریہ روڈ لاہور۔

گواہ شد:۔ غلام محمد اختر ڈویژنل پرسنل آفیسر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ خواجہ نجم الدین انسپکٹر N.W.R. ۲۷۳ وکٹوریہ روڈ۔ لاہور۔

نمبر ۱۲۷۸۲:۔ مَیں محمد علی ولد فرید صاحب عمار عمر ۴۴ سال ساکن کمپالہ ڈاکخانہ کمپالہ (یوگنڈا) برٹش ایسٹ افریقہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد دس مرلہ سفید زمین واقعہ قادیان قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ۔ قطعہ زمین ۱۰ کنال واقعہ لدھیانہ قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ۔ تین موروثی مکان پختہ واقع سمران ضلع جالندھر قیمتی اندازاً -/۴۰۰۰ روپیہ جس کے نصف کا مَیں مالک ہوں۔ یہ جائیداد مشرقی پنجاب میں ہے۔ اسکے عوض پاکستان میں مجھے کوئی نہیں ملی۔ اگر کسی وقت مل جائے تو اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسکے علاوہ میرے پاس -/۸۰۰۰ شلنگ نقد موجود ہے اور میری ماہوار آمد اندازاً -/۴۰۰ شلنگ ہے۔ مَیں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر وفات کے وقت مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد علی پوسٹ بکس ۲۴۳ کمپالہ (یوگنڈا) برٹش ایسٹ افریقہ۔ گواہ شد:۔ عبدالکریم شرما۔ گواہ شد۔ نور الحق مبلغ افریقہ۔

نمبر ۱۲۸۴۳:۔ مَیں عبدالرحمٰن ولد چوہدری غلام حیدر صاحب ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ۳۰ گھماؤں زرعی زمین نہری واقع کوٹ احمدیاں میں ہے۔ اور ایک مکان خام رہائشی جس کے چوتھے حصے کا مالک ہوں۔ زمین کی موجودہ قیمت -/۶۰۰۰ روپیہ اور مکان کی قیمت اندازاً ۵۰ روپیہ ہوگی۔ لہٰذا کُل جائداد کی قیمت -/۶۰۵۰ روپیہ ہوئی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ مَیں انشاء اللہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دفتر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

العبد:۔ عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری سندھ

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ غلام رسول [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۸۴۱ ۔ میں حاکم علی ولد باغ علی صاحب سکنہ چک جدید ۱۶ ڈاکخانہ کڑیال باغانوالہ چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ اس وقت دو صد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ اپنی ششماہی آمد جو پاکستان کی عارضی الاٹ شدہ زمین سے ہوتی ہے اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اگر میرے مرنے کے وقت میری جس قدر بھی جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: حاکم علی پریذیڈنٹ چک جدید ۱۶ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: محمد اسماعیل ہیڈ ماسٹر کڑیال۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۴۶ ۔ میں عنایت اللہ ولد عمر دین صاحب عمر ۴۱ سال ساکن ہانڈو ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی بذریعہ مزدوری مبلغ ۴۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: عنایت اللہ سیکرٹری مال ہانڈو ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور گواہ شد: چوہدری دین محمد سکنہ ہانڈو ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۵۰ ۔ میں چوہدری خدا بخش ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب عمر ۶۵ سال ساکن ہانڈو ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ بصورت اراضی نہری و بارانی یکصد چالیس بیگھہ ہے اور دیگر سفید زمین اندازاً ایک کنال ہے اور ایک مکان پختہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ جو میری آمد ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اسکے علاوہ جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: خدا بخش بقلم خود سکنہ ہانڈو ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور۔ گواہ شد: اختر علی پسر موصی مذکور۔ گواہ شد: مظفر احمد پسر موصی مذکور۔

نمبر ۱۲۸۶۱ ۔ میں سائرہ خاتون زوجہ حوالدار کلرک محمد حفیظ الدین صاحب بیچم سکدمی ڈاکخانہ چندر آباد ضلع ٹپرا مشرقی بنگال حال چک لالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست سنہ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۸۰۰/- روپیہ ہے جو کہ خاوند کی طرف سے ادا ہو چکا ہے۔ اسکے علاوہ زیور قیمتی ۳۵/- وزنی ۴½ ماشے۔ میں اس کل جائداد قیمتی ۸۳۵/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔
الامۃ: سائرہ خاتون زوجہ حوالدار کلرک محمد حفیظ الدین صاحب R.P.A.S.C. ریکارڈ چک لالہ۔ گواہ شد: محمد حفیظ الدین
گواہ شد: جمعدار رحیم بخش ڈیروی آر۔پی۔اے۔ایس۔سی ریکارڈ چک لالہ۔

نمبر ۱۲۸۶۵ ۔ میں عائشہ بی بی زوجہ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسکنہ رلیو کے ڈاکخانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ر نومبر ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ اور زیور وزنی ۱/۲ ۱ تولہ اسکے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامتہ۔ عائشہ بی بی زوجہ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لیو کے ڈاکخانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ چوہدری بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد بقلم خود صحابی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۶۹ میں حنیفہ بیگم زوجہ ضیاء الرحمٰن صاحب سکنہ گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ر اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت مبلغ -/۶۰۰ روپیہ حق مہر کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ زیور بھی کوئی نہیں ہے۔ حق مہر کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی تو اسکے بھی آٹھویں حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامتہ: حنیفہ بیگم زوجہ ضیاء الرحمٰن صاحب گھٹیالیاں خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ ضیاء الرحمٰن خاوند موصیہ گھٹیالیاں خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود۔

نمبر ۱۲۸۷۲ میں عبد الکریم ولد شہاب الدین صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص براستہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ر ستمبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ صرف دکانداری کی آمد ہے جو ماہوار -/۲۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد۔ عبد الکریم ولد شہاب الدین صاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی۔

نمبر ۱۲۸۷۳ میں حنیفہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ر اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپیہ۔ زیور طلائی ایک تولہ تین ماشہ قیمتی -/۱۲۰ روپیہ کل جائداد مبلغ -/۵۲۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کسی قسم کی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامتہ۔ حنیفہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ اللہ دتا والد موصیہ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۷۵ میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری فضل حسین صاحب ساکن سیدوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ۔ زیور نقرئی و طلائی قیمتی -/۱۶۰ روپیہ۔ کل میزان -/۶۶۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت اسکے علاوہ جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ الامتہ۔ سکینہ بیگم بقلم خود زوجہ چوہدری فضل حسین سیدوالہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ فضل حسین خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۸۷۸ - مَیں چوہدری عبدالحق ولد چوہدری برکت علی خانصاحب چک ۱۰۹/۶ ب نرائن گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں - اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۵۵ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا - اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا - اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - العبد :- چوہدری عبدالحق بقلم خود - گواہ شد :- جمعدار رحیم بخش زیروی پی - اے - ایس سی ریکارڈز چک لالہ - گواہ شد :- فضل حسین انسپکٹر تحریک جدید +

نمبر ۱۲۸۸۲ - مَیں غلام فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب چک ۱۰۹/۶ ب نرائن گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد زیور طلائی -/۶۰ روپیہ اور زیور چاندی -/۸۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - الامۃ :- غلام فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب گواہ شد :- عبدالحق خاوند موصیہ - گواہ شد :- جمعدار رحیم بخش زیروی سیکرٹری مال چک لالہ - گواہ شد :- حوالدار کلرک فیض الرحمٰن خاں چک لالہ -

نمبر ۱۲۸۴۳ - مَیں مرزا نذیر احمد ولد مرزا محمد الدین صاحب ساکن آدہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال چک لالہ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - اسوقت ماہوار آمد -/۹۵ روپیہ ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا - اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - العبد :- مرزا نذیر احمد ۱۹۰۱۵ ایف - آر - یو - آر - پی - اے - ایف چک لالہ - گواہ شد :- جمعدار رحیم بخش زیروی چک لالہ - گواہ شد :- حوالدار کلرک محمد حفیظ الدین چک لالہ -

نمبر ۱۲۸۸۱ - مَیں غلام محی الدین ولد حسن محمد صاحب گوجر ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۱/۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے - زمین بارانی ۲۵ بیگھہ جسکی قیمت بازاری -/۶۰۰۰ روپیہ ہے - ایک مکان خام قیمتی -/۲۰۰۰ روپیہ - مَیں اپنی کل جائیداد مبلغ -/۸۰۰۰ روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - نیز میرے مرنیکے بعد جو جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - العبد :- غلام محی الدین ولد حسن محمد صاحب ساکن کھاریاں ضلع گجرات - گواہ شد :- مولوی عبدالسلام سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں - گواہ شد :- شیخ محمد انور سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کھاریاں -

نمبر ۱۲۸۸۹ - مَیں رابعہ بیگم زوجہ مفتی حامد حسین صاحب قریشی ساکنہ بادامی باغ گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۳ بادامی باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد زیورات طلائی قیمتی -/۲۶۲۵ روپیہ - حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپیہ - زمین ایک کنال جو کہ محلہ دارالشکر قادیان میں ہے - مَیں اپنی زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اور باقی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: موصیہ نصیر بیگم۔ گواہ شد:۔ میمونہ صوفیہ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ محمودہ بانو پانی پتی معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد:۔ ... حسین احمدی خاوند موصیہ گلی ۲ مکان ۳۲ بادامی باغ لاہور۔

نمبر ۱۲۸۹۱ میں فتح بی بی زوجہ ملک الہ الدین صاحب ساکن عہدی پور ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر نومبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد چھ کنال اراضی چاہی قیمتی ۴۰۰/- روپیہ ہے جو کہ میرے خاوند مرحوم کے متروکہ میں سے بمطابق حصہ شریعت مجھے ملی ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کسی قسم کی جائداد اور ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ فتح بی بی (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ ملک محمد حسین مہر ساکن عہدی پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ ملک عبد اللہ ولد ملک اللہ دتا عہدی پور ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۲۸۹۹ میں نظام الدین ولد میاں اسماعیل صاحب ساکن لدھیکے نیویں ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ر نومبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف نقد یکصد روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ نظام الدین (نشان انگوٹھا)۔ گواہ شد:۔ عبد الرزاق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لدھیکے نیویں ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ میاں عمر الدین (نشان انگوٹھا)

نمبر ۱۲۹۰۴ میں چراغدین ولد صدر الدین صاحب مرحوم ساکن قادیان حال مقیم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ایک مکان جس کا کچھ حصہ پختہ اور کچھ حصہ کچا ہے۔ یہ مکان قادیان میں ہے۔ اسکی اندازاً قیمت ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ واپس ملنے پر اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۳/- روپیہ پنشن ملتی ہے۔ میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ آئندہ اگر کوئی جائداد یا آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ چراغدین (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ محمد الدین کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد:۔ سید علی احمد انبالوی حال کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۲۹۰۵ میں ناصر احمد ولد رسالدار میجر عبد المجید صاحب سیال ... ملٹری ہسپتال راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۵/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اور قریباً ۴۰/- روپیہ ماہوار مجھے ایک ... ملازمت سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ مبلغ -/۱۲۰ روپیہ ڈاکخانہ میں جمع ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ ناصر احمد سیالی ملٹری وٹرنری ہسپتال راولپنڈی گواہ شد:۔ جمعدار رحیم بخش زیروی۔ گواہ شد:۔ برکت اللہ خاں احمدی ۲۷ اسٹاف کلب مری روڈ راولپنڈی۔

نمبر ۱۲۹۱۸ میں محمد احمد ولد محمد ابراہیم صاحب ساکن چک ۱۱۰/۹ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ -/۵۰ روپیہ پر ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد احمد بقلم خود چک ۱۱۰/۹ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ عبد الواحد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ بقلم خود بذریعہ عبد الواحد صاحب دیہاتی مبلغ ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۲۹۱۹ میں فاطمہ بی بی زوجہ محمد احمد صاحب سکنہ چک ۱۱۰/۹ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں منقولہ جائداد حق مہر -/۲۵۰ روپیہ۔ زیور طلائی قیمتی -/۷۰ روپیہ۔ کل -/۳۲۰ روپیہ کی جائداد ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد جو بھی میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ فاطمہ بی بی زوجہ محمد احمد صاحب چک ۱۱۰/۹ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ عبد الواحد دیہاتی مبلغ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ عطاء اللہ والد موصیہ بقلم خود۔

نمبر ۱۲۹۲۱ میں محمد عارف ولد میاں رحیم بخش صاحب ساکن چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس مبلغ -/۵۰۰ روپیہ نقد ہے اور دو عدد بھینسیں قیمتی -/۲۰۰ روپیہ ہے نقد روپیہ اور مویشیوں کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں چار ایکڑ زمین پاکستان میں الاٹ ہوئی ہے اسکی آمد ششماہی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ جو جائداد اور پیدا کروں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جو جائداد ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد:۔ محمد عارف بقلم خود چک ۶۹ گھسیٹ پورہ خاص ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ اللہ بخش چچازاد بھائی موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ احمد الدین بقلم خود برادر حقیقی موصی مذکور۔

نمبر ۱۲۹۲۲ میں مومنہ تنویر بنت خدا بخش صاحب عرف "مومن" بلاک الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے صرف ماہوار آمد مبلغ -/۶۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ:۔ مومنہ تنویر بنت خدا بخش صاحب بلاک الف ربوہ۔ گواہ شد:۔ خدا بخش (مومن) والد موصیہ مذکور۔ گواہ شد:۔ ضیاء